از قلم عظمیٰ ضیاء

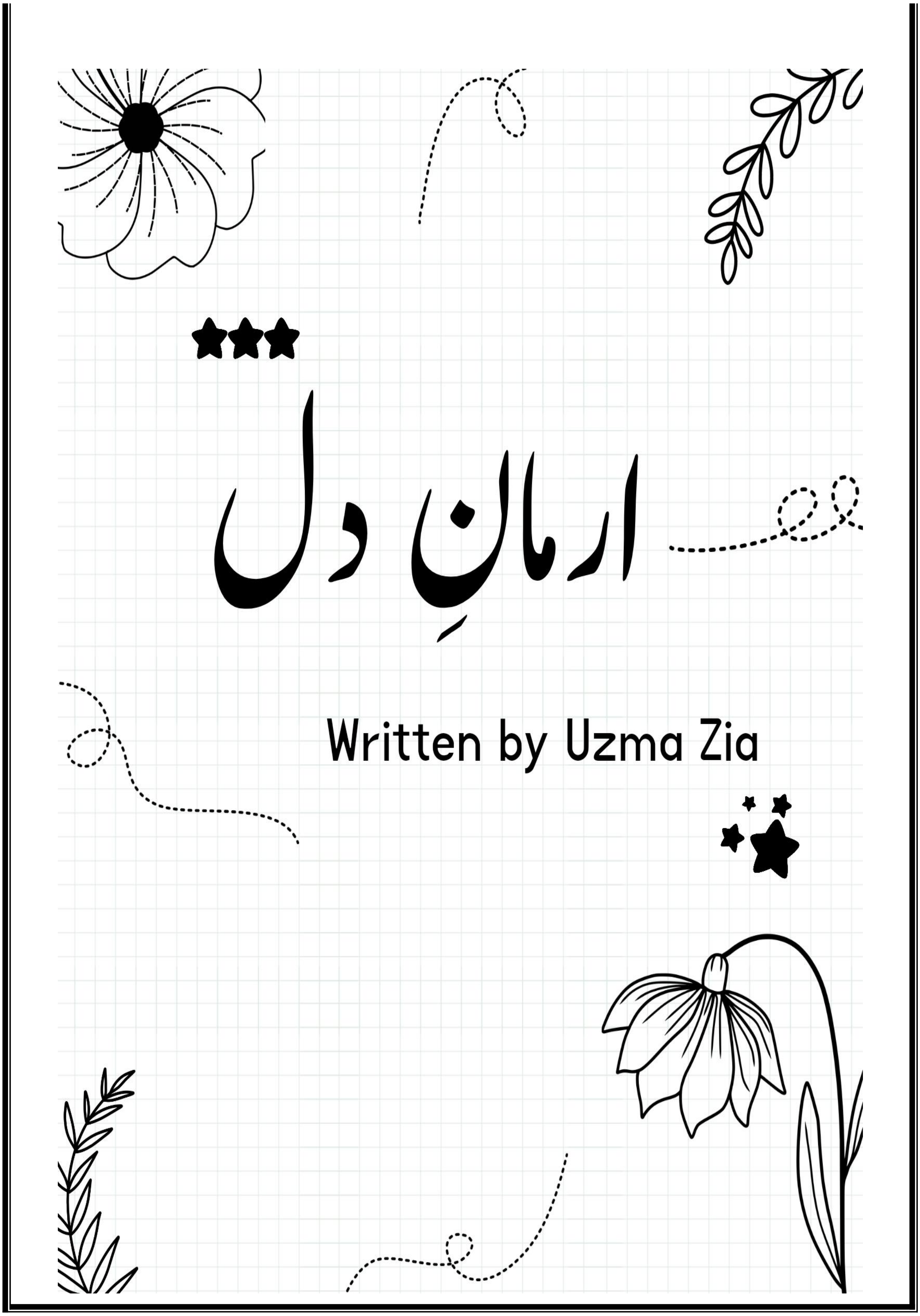

اہم بات:

ارمانِ دل جیسے کہ کتابی شکل میں شائع ہو چکا ہے۔ لیکن اب یہ کتاب آؤٹ آف اسٹاک ہے۔ سیکنڈ ایڈیشن کا فی الحال کوئی پلین نہیں۔۔ جیسے ہی سیکنڈ ایڈیشن کا پلین بنے گا ہم آپکو انفارم کر دیں گے۔۔ یہ مکمل کتاب (ای۔بک) پیڈ ہے۔

فی الحال ہم اس کی اقساط ریڈرز کے بے انتہاء اصرار پہ رائٹر کی اجازت سے اپلوڈ کر رہے ہیں۔

امید ہے آپ کو ہماری یہ کاوش ضرور پسند آئے گی۔

نوٹ:

صرف ایستھیٹکس ناولز کو ہی اس کتاب کو آن لائن شائع کی اجازت دی گئی ہے۔ کوئی بھی سوشل میڈیا ویب کو اس ناول کو اپلوڈ کرنے کی اجازت نہیں۔۔

بحکم : مصنفہ عظمیٰ ضیاء

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

اہم اعلان!

"اس تحریر کے تمام جملہ حقوق محفوظ ہیں۔ رائٹر کی اجازت کے بغیر کاپی کرنے والے کے خلاف قانونی قارہ جوئی کی جائے گی۔"

ارمانِ دل

"قسط نمبر 6

آغازِ محبت

"منہ کیوں لٹکایا ہوا ہے تم نے؟؟ "اسکے چہرے کی بے چینی کو پرکھتے ہوئے وہ نہایت سکون سے مسکرایا مگر وہ تھا کہ دنیا و مافیا سے بے خبر ہو کر کار ڈرائیو کیے جا رہا تھا۔ "اوہ! ہیلو۔۔۔ بھائی صاحب۔۔ میرا فی الحال مرنے کا کوئی ارادہ نہیں۔۔۔"اسے جوں ہی گاڑی کی رفتار تیز محسوس ہوئی تو وہ ہڑبڑاتے ہوئے بولا۔اس نے فوراً سے اسپیڈ میٹر پہ نگاہ دوڑائی۔ گاڑی نوے کی اسپیڈ پہ تھی۔

"مسئلہ کیا ہے تمھیں؟؟"وہ تقریباً چیخا۔

"کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔۔۔"اس نے لاپرواہی سے کہا۔ "گھر آگیا ہے تمھارا۔۔"اس نے گاڑی اسکے گھر کے پاس روکی۔

"ارمان؟؟ آخر ہو کیا گیا ہے تمھیں؟؟"وہ پریشانی سے بولا۔ "اور آج تو تم نے حد کر دی۔۔ تم نہیں جانتے اس بیچاری کو کتنی پریشانی اٹھانی پڑی، تم نے بہت غلط کیا آج۔۔۔ بہت غلط۔۔۔ مجھے امید نہیں تھی تم سے۔۔۔ مجھے یقین نہیں آ رہا کہ یہ وہی ارمان ہے جسے میں جانتا ہوں۔"

وہ اس پر گہری نظر ڈالتے ہوئے، اس بات سے بے خبر سنجیدگی سے بولتا جا رہا تھا کہ اسکا بولنا اسے کس حد تک ناگوار گزر رہا ہے؟

"یقین تو مجھے بھی نہیں آ رہا۔۔ کہ یہ میں ہی ہوں۔۔"وہ زچ ہو کر بولا۔ "میرا دل اور دماغ نجانے کیوں میرے بس میں نہیں؟؟"

"مطلب؟؟"اس نے اپنی آنکھیں سکیڑ کر پوچھا۔

"شکیل۔۔۔" وہ بے بس ہوتے ہوئے گاڑی سے باہر آ کھڑا ہوا۔ ساتھ ہی ساتھ شکیل بھی اسکے ساتھ باہر آ موجود ہوا۔ "نجانے کیوں نہ چاہتے ہوئے بھی میں خود کو کنٹرول نہیں کر سکتا۔ اسکی ہنسی اسکے قہقہے اسکی باتیں اسکا غصہ سب میرے دماغ پہ حاوی ہے۔۔۔" وہ اندھیری شب میں ٹھنڈی ہواؤں کو محسوس کرتے ہوئے بے بس ہو کر بولا۔

"مگر کل جو کچھ میں نے دیکھا۔۔۔ "

"دیکھو ارمان۔۔۔" وہ سنجیدگی سے اسکے جذبات کو محسوس کرتے ہوئے بولا۔ "ہو سکتا ہے کہ جو تم نے دیکھا ہے وہ سب تمھاری نظر کا دھوکہ ہو۔۔۔ ضروری نہیں کہ وہ سب ویسا ہی ہو جیسا تم سمجھ رہے ہو ۔۔۔" وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولا۔

"کبھی کبھی ہمارے سامنے موجود حقیقت، پورا سچ نہیں ہوتی۔۔ اور جانتے ہو کہ ادھوری حقیقت کو مکمل حقیقت مان لینے سے بڑا کوئی عذاب نہیں ہوتا۔۔ اللہ کے لیئے خود کو اس عذاب میں مبتلا نہ کرو۔۔۔ "

"پتہ نہیں شکیل۔۔ لیکن میں خود کو قابو نہیں کر پا رہا یار۔۔" وہ اپنا سر پکڑ کر انتہائی اذیت سے بولا۔ "میں نہیں سوچنا چاہتا اسکو۔۔ مگر اسکی ہنسی اسکی باتیں اسکا ساتھ نجانے کیوں ایک عجیب سا سکون دیتی ہیں ۔۔۔" وہ قدرے جذباتی ہوا۔

"اممم۔۔۔ تو تم کیوں نہیں اسے بتا دیتے وہ سب؟ جو تم محسوس کرتے ہو اس کے لیے۔۔۔" وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولا۔

"اوہ۔۔ کم آن۔۔ شکیل۔۔ اسکی زندگی میں پہلے سے کوئی ہے۔۔۔" وہ بے بس ہوا۔

"مجھے نہیں لگتا۔۔۔" وہ کندھوں کو اچکاتے ہوتے بولا۔ "اینی وے۔۔ "

"جسٹ اے منٹ۔۔۔ اگر اسکی لائف میں کوئی نہ ہوا تو؟؟؟" اس نے جواب مانگتی نظروں سے اسے دیکھا۔

"تو کیا؟؟"

"تو کیا تم سب کہہ دو گے اس سے؟؟؟" وہ اس پر گہری نظر ڈالتے ہوئے بولا۔

"شاید نہیں۔۔"وہ بے بسی سے بولا۔"اگر میں نے اسے وہ سب کہہ دیا جو میرے دل میں ہے تو شاید وہ جاب چھوڑ دے اور میں نہیں چاہتا کہ وہ دور ہو مجھ سے۔۔"

"ارمان۔۔میرے یار۔مجھ سے تمھاری ایسی حالت دیکھی نہیں جا رہی۔۔پلیز۔چیئر اپ۔۔"وہ اسے ہنساتے ہوئے بولا۔"سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔"وہ اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے مسکرایا جواباً ارمان بھی بمشکل مسکرا دیا۔

****

"میں بھی نا! کتنی پاگل ہوں۔۔۔اس انسان کے لیے سوچنے لگی ہوں جس کے پاس پیار محبت کے لیے وقت ہی نہیں۔مجھے یہ ستارا اپنے بہت قریب محسوس ہوا تھا مگر یہ بھی ٹوٹ گیا۔۔"وہ اشک بار ہوتے ہوئے اپنی ڈائری پر سب تحریر کرنے لگی تھی۔اسکی گہری کالی آنکھیں آنسوؤں سے تر تھیں مگر وہ پھر بھی ضبط سے کام لے رہی تھی۔

"میں کوئی ڈرامہ نہیں کروں گی۔۔۔بس جو ادسر کے پیسے واپس کرتے ہی جاب چھوڑ دوں گی۔۔جہاں لہجے بدل جائیں وہاں واقعی سروائیو کرنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔۔بہت مشکل۔۔۔"اس نے ڈائری کو بند کیا اور قلم کو پنسل باکس میں رکھا۔

کرسی سے اٹھ کر وہ بالوں کو جوڑے کی شکل دیتے ہوئے لیٹ گئی اور ایک عجیب سی سوچ میں مگن ہو گئی۔

میں محبت کے اس مقام پہ ہوں جہاں
میری ذات میں رہتی ہے تیری ذات مسلسل
ضروری نہیں زبان سے کہیں دل کی بات
میرے دل میں رہتی ہے تیری بات مسلسل

****

مسکان اور انشراح دونوں دوپہر کا کھانا کھا رہی تھیں کہ شکیل وہاں آموجود ہوا اور بڑی بے تکلفی سے

بولا۔"مے آئی ڈسٹرب یو؟؟؟"اس نے پورے احترام سے اجازت چاہی جس پہ انشراح حیرت زدہ تھی۔

"وہ جو ہر بات بڑی بے باکی سے کہہ دیتے ہیں۔۔احترام سے اجازت مانگیں گے؟سوچا نہیں تھا۔۔"

انشراح کے طنزیہ لفظوں کو سمجھتے ہوئے اس نے مسکان کی طرف دیکھا۔

"جی۔۔"وہ مسکراتے ہوئے بولی۔اس نے ملتجی نگاہوں سے انشراح کو چپ رہنے کا اشارہ کیا کیونکہ اسے اس کا وہاں آنا اچھا نہیں لگا تھا کیونکہ وہ اس کے بارے میں ایک ایک چیز سے بخوبی واقف تھی۔

"کیسی ہے میری بہن؟؟"اس نے اپنائیت سے پوچھا،مگر انشراح اسکی بات پر چونک اٹھی۔

"بہن؟؟؟"وہ زیرلب بولی۔

اسکے لفظ اسکے کان میں پڑ چکے تھے،تبھی وہ اثبات میں گردن ہلاتے ہوئے بولا۔

"جی۔۔"

"آیئے نا!شکیل بھائی۔۔۔آپ بھی ہمارے ساتھ لنچ کیجیے۔۔۔"وہ التجائیہ انداز میں بولی۔

"جی۔۔۔کیوں نہیں؟؟"وہ بے تکلفی کا مظاہرہ کرتے ہوئے مسکرایا مگر وہ تھی کہ قدرے گہرے غور سے ان دونوں کے انداز کو دیکھتے ہوئے،کچھ سمجھنے کی کوشش کررہی تھی۔

"مس انشراح۔۔آپ حیران کیوں ہیں؟؟"اسکے لہجے میں شرارت تھی۔

"نہیں۔۔۔نہیں تو۔۔۔بس شکیل صاحب! آپ کسی لڑکی کو بہن بھی بنا سکتے ہیں۔۔عجیب لگا یہ سن کر۔۔۔"وہ طنزیہ بولی۔

"اب ایسی بھی بات نہیں ہے۔۔۔"وہ نیم انداز میں مسکرایا۔

"اینی۔وے۔۔"اس نے پانی کا گلاس بھرا اور کرسی کے ساتھ ٹیک لگاتے ہوئے بیٹھا۔۔"کیوں نہ ٹرپ کا پروگرام ہی بنایا جائے؟اس بارے میں کیا کہتی ہیں آپ انشراح؟؟"

"ہاں۔۔۔ٹھیک ہے۔۔بنالیتے ہیں۔۔۔"وہ پرجوش ہوتے ہوئے بولی۔

"ہاں اس بار ٹوڈے کا پروگرام۔۔کیسا رہے گا؟؟اور مسکان جی آپ بھی دیکھیئے گا ذرا کتنا اعلی پروگرام ہو گا ہمارا۔"وہ تائیدی انداز میں بولا۔

"سوری۔۔۔میں نہیں جاسکتی۔۔۔۔"اس نے معذرت کرتے ہوئے کھانے کی پلیٹیں سائیڈ ٹیبل پر رکھیں۔

"اوہ۔۔۔مسکان؟؟کیوں؟؟"

"بس۔۔۔شکیل بھائی میری امی اجازت نہیں دیں گی۔۔۔"وہ کچھ دیر توقف کے ساتھ پھر سے بولی۔

"شام ڈھلتے ہی گھر نہ پہنچوں تو ناراض ہو جاتی ہیں تو بھلا یہ دو دن۔۔بہت مشکل۔۔بلکہ ناممکن۔۔۔"

اس نے صاف لفظوں میں انکار کیا جبکہ انشراح افسردہ سا لہجہ لیے خاموش ہو کر دونوں کی باتوں کو سننے لگی ۔

"لگتا ہے آپ کی امی آپ کی بہت کیئر کرتی ہیں۔۔۔"

"جی۔۔۔بہت۔۔"وہ زبردستی مسکرائی۔اسکی آواز میں خالی پن سا تھا جسے انشراح نے محسوس کیا مگر چپ رہی۔

"اممم۔۔۔۔بہت بور ہے لائف آپ کی۔۔۔"وہ تاسف سے بولا جواباً وہ صرف مسکراتی ہی رہی۔

"ویسے کبھی آپکا آؤٹنگ پہ جانے کا اتفاق ہوا۔۔کسی کے ساتھ۔۔" وہ ذومعنی انداز میں بولا۔

"کسی کے ساتھ سے کیا مطلب ہے آپ کا۔۔۔"انشراح نے اسے آڑے ہاتھوں لیا۔

"اوہو۔۔۔مسکان نے تو غصہ نہیں کیا اور آپ ہیں کہ۔۔۔"

"انشراح۔۔"اس نے اسے پرسکون ہونے کے لیئے اشارۃً کہا۔

"جی۔۔شکیل بھائی۔۔مجھے صرف سرمد بھائی اور زویا کے ساتھ ہی کہیں باہر جانے کی اجازت ملتی ہے ۔۔"وہ اسے اپنائیت سے بتانے لگی۔

"سرمد بھائی۔۔"شکیل چونکا،کیونکہ وہ اسی بات کو واضح طور پر معلوم کرنا چاہتا تھا جو کہ ارمان کو پریشان کیے ہوئے تھی۔

"جی۔۔۔ابھی کچھ دن پہلے ہی میں۔۔وہ۔۔اور۔۔زویا آؤٹنگ کے لیے گئے ہوئے تھے۔۔بہت مزا آیا سچی۔" وہ شکیل سے بے تکلف ہو کر بات کرنے لگی تھی۔

"اممم۔۔۔یہ سرمد بھائی۔۔۔میرا مطلب یہ زویا اور سرمد بھائی؟ کیا خاص بات ہے ان لوگوں میں؟ کہ ان کے ساتھ ہی جانے کی اجازت ملتی ہے آپکو؟" وہ تجسس سے پوچھنے لگا۔

"میرے بچپن کے دوست ہیں۔۔۔" وہ مسکراتے ہوئے بولی۔

"اممم۔۔۔اوہ۔۔۔" وہ موبائل فون کو دیکھتے ہوئے بولا جس پہ مسلسل بیل ہو رہی تھی۔ "بہت اچھا لگا آپ سے باتیں کر کے۔۔۔" اس نے فون ریسیو کیا اور وہاں سے چل دیا۔

"یہ کیا چکر ہے بھائی اور بہن کا؟؟" اسکے جاتے ہی انشراح نے اس سے سوال کیا۔

"یار۔۔۔کیا ہو گیا ہے؟؟" وہ حیرانگی سے بولی۔ "شکیل بھائی برے نہیں ہیں۔۔"

"ہاں پتہ ہے۔۔۔مگر ایک نمبر کا فلرٹی انسان ہے یہ۔۔ذرا احتیاط سے۔۔" اس نے تنبیہی انداز میں کہا تو وہ کھلکھلا کر ہنسی۔

"اوہ۔۔۔ہو۔۔۔چھوڑو نا۔۔" کیا تم بھی؟ اچھے خاصے تو ہیں۔۔ویسے مجھ سے کہیں زیادہ احتیاط تو تمہیں کرنی چاہیئے۔۔۔" وہ معنی خیز انداز میں بولی۔

"اب اس بات کا کیا مطلب ہوا بھلا؟" اس نے آنکھوں کو گول کرتے ہوئے پوچھا۔

"بعض اوقات جن چیزوں سے ہم چڑتے ہیں، انہیں سے ہمیں محبت ہو جاتی ہے۔۔" وہ تفہیمی انداز میں بولی تو اس نے برا سا منہ بنا کر اسے دیکھا۔

"اب رہنے دو تم۔۔۔محبت اور اس سے۔۔اتنے برے دن نہیں آئے ابھی انشراح کے۔۔"
جواباً وہ قہقہہ لگا کر ہنسی۔

* * * * * * * * *

"شاہ میر۔۔۔" وہ چلاتے ہوئے بولی۔ "میں ارمان بھائی سے شکایت کروں گی تمہاری۔۔۔" وہ دھمکی آمیز لہجے میں بولی۔

"میں نے کیا کہہ دیا اب؟؟" وہ کشمکش میں مبتلا ہوا۔ "تم تو ایسے بیہیو کر رہی ہو۔۔ جیسے تمہارے پاس دل نہیں۔۔"

اس نے اپنی آنکھوں پہ لگائے ہوئے براؤن گاگلز کو سر پہ رکھا اور اس کی بات سے عاجز آ کر بولی۔ "ہاں۔۔ نہیں ہے دل۔۔ میرے پاس صرف دماغ ہے۔۔ دل نہیں۔۔ اگر دل کی سنوں گی تو ڈاکٹر نہیں بن پاؤں گی۔۔ بلکہ تمہاری طرح عشق معشوقی میں ہی ماری جاؤں گی۔۔"

"دیکھو۔۔۔ حیا۔۔ عشق معشوقی والی کیا بات ہے اس میں؟؟ میں تو صرف کام کی خاطر بات کرتا ہوں ان سے۔۔ اور ویسے بھی حرج ہی کیا ہے؟؟ تمھیں مسئلہ کیا ہے آخر؟؟" وہ اسے سمجھاتے سمجھاتے عاجز آ چکا تھا، تبھی غصہ سے بولا۔

"واہ۔۔۔" وہ طنزیہ مسکرائی۔ "کام کی خاطر۔۔۔ سب سمجھتی ہوں میں۔۔۔" وہ پریکٹس کے لیے سفید کوٹ پہنتے ہوئے چیزوں کو ہاتھ میں تھامے ایمرجنسی وارڈ میں جانے لگی۔

"حیا!" وہ زچ ہو کر بولا اور اسکے پیچھے پیچھے جانے لگا۔

"دماغ نہ کھاؤ میرا۔۔۔" وہ وہاں سے جاتے ہوئے پیچھے مڑ کر زچ ہو کر بولی۔ "اب ارمان بھائی جانیں اور تم۔۔ اور اب میرے پیچھے نہ آنا سمجھے۔۔۔"

"موٹی کہیں کی۔۔" وہ منہ بسورتے ہوئے بولا۔

"موٹا کون ہے؟ آئینہ تمہیں بہتر طور پہ بتا سکتا ہے۔۔" اس نے بھی اسی کے انداز میں کہا۔ اسکا واضح دھیان ہال میں لگے شیشے پہ تھا جہاں اسکا عکس صاف نظر آ رہا تھا۔

"تم میری فزیک کو ایک طرف رکھ کر کوئی اور طعنہ نہیں دے سکتی؟؟؟" وہ دانت کچکچاتے ہوئے بولا۔

"ایک یہی چیز تو ہے تمہارے پاس۔۔ اور کچھ ہے ہی کہاں؟ جس کا طعنہ دیا جائے۔۔" وہ دبے لہجے میں مسکرائی اور ایمرجنسی روم میں پریکٹس کے لیئے چلی گئی۔

اسکی بات سن کر وہ بچوں کی طرح رونے والے انداز میں ہال میں لگے شیشے کی جانب دیکھنے لگا۔ اسکی ذات میں واقعی طعنہ دینے کے لیئے کوئی اور چیز نہیں تھی۔ حیاء نے بالکل ٹھیک کہا تھا۔ سو فیصد ٹھیک۔۔

****

"اوئے مجنوں کی اولاد۔۔۔" ارمان کو گم سم دیکھتے ہوئے وہ شرارتی انداز میں اسکے قریب آیا اور پر جوش لہجے میں اسکے کندھے پر ہاتھ مارتے ہوئے بولا۔ "ایک گڈ نیوز لایا ہوں تمھارے لیے اور تم ہو کہ منہ پھلائے ہوئے ہو۔۔۔" وہ اس سے پوچھتے ہوئے انتہائی افسردہ ہوا اور اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔

"گڈ نیوز؟ کیسی گڈ نیوز؟؟؟" وہ تجسس میں مبتلا ہوا۔

اس نے فائلز کو ایک سائیڈ پہ رکھا اور لیپ ٹاپ کو شٹ ڈاؤن کرنے لگا۔

"وہ۔۔۔ آج میری بات ہوئی تمھاری مسکان سے۔۔۔"

"میری مسکان؟؟؟ پلیز یار۔۔۔" وہ زچ ہو کر بولا۔ "اور کیا بات ہوئی تمھاری اس سے؟؟" اس نے پریشانی سے اسے دیکھا۔

"کیوں بتاؤں؟؟" وہ اسکا تجسس بڑھانے کی غرض سے، اسے مزید تنگ کرتے ہوئے بولا۔

"تم بتا رہے ہو یا؟؟؟"

"میں نے اسے بتا دیا۔۔۔" وہ یکدم بولا۔

"کیا؟؟ کیا کہہ رہے ہو تم؟؟ کیا سب بتا دیا؟؟" وہ کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے چونکا۔

"ریلیکس! ریلیکس۔۔۔"

"کیا ریلیکس؟ تم سے کچھ شیئر کیا اور تم نے آگے بھی پہنچا دیا؟؟ یہ جانتے ہوئے کہ اسکی لائف میں پہلے سے کوئی اور ہے۔۔" وہ دکھی ہوا۔

"کوئی نہیں ہے اسکی لائف میں۔۔ اور بے فکر رہو کچھ نہیں بتایا اسے میں نے۔۔" اس نے اسے بے فکری کا احساس دلایا۔

"کیا مطلب؟؟" اس نے لیپ ٹاپ کو پیک کر کے بیگ میں رکھا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"مطلب وطلب چھوڑو۔۔۔اب جلدی کرو۔۔اسے وہ سب بتادو جو تم اسکے لیے فیل کرتے ہو۔۔"وہ اسے مشورہ دیتے ہوئے بولا اور خود بھی اسکے ساتھ باہر جانے کے لیے اٹھ کھڑا ہوا۔

"ویری فنی۔۔۔"وہ بے پرواہ ہو کر ہنسنے لگا۔

"اپنی تھنگ لاف آباؤٹ اٹ؟؟" اس نے تیوری چڑھا کر اسے دیکھا۔

"لیو دِز میٹر۔۔۔" وہ الجھ کر بولا۔

"لیو دِز میٹر؟؟" وہ حیرانگی سے ہڑبڑا سا گیا۔"کیوں؟؟کیا تم سیریس نہیں ہو اس کے بارے میں؟؟"

"پتہ نہیں۔۔"وہ عجیب سی کشمکش میں مبتلا ہوا اور آفس سے باہر جاتے ہوئے شکیل کے ساتھ ہوٹل کا سروے کرنے میں مصروف ہوا۔

"ارمان۔۔"

"رئیلی اٹس ویری ایمبیرسنگ۔۔۔" وہ دکھی انداز میں بولا۔جواباً وہ خاموش ہی رہا۔

"آپ بالکل بھی فکر نہ کریں میڈم۔۔۔انشاءاللہ آپکے بیٹے کی برتھ ڈے کا ارینجمنٹ بہت اعلیٰ ہو گا۔۔۔"دوسری طرف وہ وہاں ہوٹل میں موجود ایک عورت کو مطمئن کرتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

"وہ سب تو ٹھیک ہے مس مسکان۔لیکن ہمیں لائٹ کا ارینجمنٹ بہتر چاہیے۔۔"اس نے اپنی خواہش کا اظہار کیا۔

"جی۔۔۔ضرور۔۔۔مجھے دیں گی آپ اسے۔۔۔"وہ اسکی گود سے اسکا دو سالہ بچہ پکڑتے ہوئے مسکرائی اور اسکے ساتھ باتیں کرنے میں مصروف ہو گئی۔

"یہاں یہاں میرے خیال سے مزید لائٹنگ کا انتظام ہونا چاہیے۔۔"دوسری طرف وہ شکیل سے سنجیدہ مزاجی سے بات کرتے ہوئے ہوٹل کا چکر لگا رہا تھا اور مقررہ جگہ کی شناخت بھی کر رہا تھا جہاں انتظام کی کمی تھی۔

"ہاں۔۔ارمان۔میں ابھی کرواتا ہوں ارینج۔۔"اس نے اپنی پینٹ کی جیب سے موبائل فون نکالا اور ایک طرف کو ہو لیا۔

ادھر مسکان اس بچے کے ساتھ کھیلنے اور باتیں کرنے میں مصروف تھی۔اسکی باتوں اور ہنسی کی آواز کا تعاقب کرتے کرتے وہ وہاں آپہنچا، جہاں وہ موجود تھی۔

"میرا پیارا بچہ۔۔۔۔برتھ ڈے آنے والا ہے آپکا۔ماما کیک کھلائیں گی میرے عبداللہ کو۔۔"اس نے مسکراتے ہوئے اسکی پیشانی کو چوما۔وہ بچہ اسکی آواز اور اس کو اپنے سے باتیں کرتا ہوا دیکھ کر مسکرانے لگا۔تھوڑی سی ہی دیر میں وہ اس سے مانوس ہو گیا تھا۔"اشا اب جاؤ ماما پاش۔۔۔۔ہم کل ملیں گے۔۔" اس نے اسے اسکی ماں کی گود میں دینے کی کوشش کی مگر بچہ تھا کہ اسکی گود سے اترنے کا نام نہیں لے رہا تھا۔

"اوہ۔۔جاؤناں۔۔۔ابھی آنٹی کو بہت سے کام ہیں نا!! پلیج۔۔۔جاؤ۔۔نہیں تو میں نے کل نہیں آنا۔۔" وہ مسکراتے ہوئے اسے دھمکی دینے لگی۔نجانے بچے کو کیا سمجھ آیا؟ وہ فوراً سے اسکی گود سے اتر کر اپنی ماں پاس چلا گیا۔اسکی ماں نے بچے کو محبت سے پکڑا اور اسکا ماتھا چومنے لگی۔

"اچھا۔۔چلتی ہوں۔۔۔۔بے فکر رہیے گا۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے اس سے بولی۔"بائے عبداللہ۔۔۔" وہ بچے کی طرف مسکرائی اور پھر وہاں سے واپس آفس کی طرف جانے کے لیئے بڑھی۔

"ارمان۔۔۔"شکیل نے اسے عجیب اور کھویا کھویا سا محسوس کیا تو اسے بلانے لگا کہ اچانک اس کا دھیان سامنے سے آتی ہوئی مسکان پر پڑا جو اپنی ہی موجوں میں گم مسکراتی ہوئی آرہی تھی۔

"ہاں۔۔بول دیا لائٹنگ کا۔۔۔"وہ تیزی سے اپنے خیالوں سے نکلتے ہوئے اسکی جانب متوجہ ہوا۔

"ہاں۔۔۔بول تو دیا ہے۔۔۔"وہ اسکو عجیب نظروں سے دیکھتے ہوئے پریشان ہوا۔"لیکن تم۔۔۔"وہ اپنی بات مکمل کرتے ہوئے رکا۔

"مس مسکان! آپ یہاں؟؟؟"شکیل اسے اپنے پاس سے گزرتے ہوئے مسکرایا۔

"جی۔۔۔روم نمبر پندرہ میں جو گیسٹ ہیں انکے بیٹے کی برتھ ڈے کے سلسلے میں کچھ کام تھا یہاں۔۔"وہ مسکراتے ہوئے اسے آگاہ کرنے لگی۔

"اممم۔۔۔اچھا۔۔۔کوئی مسئلہ تو نہیں ہے؟؟"وہ مسکراتے ہوئے پوچھنے لگا۔

"جی۔۔۔نہیں۔۔پارٹی پلینر بس آتی ہی ہو گی۔۔۔"وہ ایک نظر ارمان پر ڈالتے ہوئے شکیل سے مسکراتے ہوئے بولی اور پھر وہاں سے چلی گئی۔

ارمان کو اسکا یہ انداز نجانے کیوں بے قرار سا کر گیا اور سب سے بڑھ کر اسکی لاپرواہی کیونکہ اس نے ارمان سے کوئی بات نہ کی بلکہ لاپرواہی سے دیکھا ہی۔اور اسکی وجہ یہی تھی کہ ارمان کی بات اسے اب تک یاد تھی کہ کیسے اس نے اسے اوور ٹائم کیلئے روکا۔اسی لیے اس نے اس پر زیادہ توجہ نہیں دی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ کہیں اسکا صبر کا پیمانہ لبریز نہ ہو جائے اور وہ اسے کچھ سنا نہ بیٹھے۔

****

"کیسی ہو ڈئیر کزن؟؟"شاہ میر شرارتی انداز میں اسکے پاس سے گزرتے ہوئے ٹی وی لاؤنج میں جا پہنچا۔

"ہاں ٹھیک ہوں۔۔۔"وہ دروازے سے مڑی اور ٹی وی لاؤنج میں آ پہنچی۔

"کہاں سے آرہے ہو؟؟؟؟"وہ اس پر گہری نظر ڈالتے ہوئے بولی۔

"کہاں سے مطلب؟؟؟باہر سے آرہا ہوں۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے والٹ سے پیسے نکال کر گنتے ہوئے بولا۔

"پتہ ہے مجھے۔۔۔باہر کہاں سے؟؟"وہ زچ ہو کر بولی۔

"حیاء۔۔۔ریلیکس۔۔۔ثناء جوس کا جگ لے کر ٹیبل پر رکھتے ہوئے بولی۔"کیوں بحث کر رہے ہو تم لوگ؟؟"وہ دونوں سے پوچھتے ہوئے گلاس میں جوس ڈالنے لگی۔

"بحث؟؟میں کہاں آپی؟؟یہ ہی کر رہی ہے بحث فضول میں۔۔"اس نے اسکے ہاتھ سے جوس کا گلاس پکڑا،اور صوفے پر بیٹھ کر جوس پینے لگا۔

"فضول میں؟؟؟"وہ چیخی۔"نہیں۔۔۔مجھے نہیں پینا جوس۔۔اسے ہی پلائیں یا اسکی"سو کولڈ" گرل فرینڈز کو جن سے مل کر آرہا ہے یہ۔۔۔"ثناء نے اسے جوس کا گلاس پکڑانا چاہا مگر اسکا غصہ تھا کہ کم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا۔

"حیا۔۔۔حیا۔۔۔"وہ اسکو آواز دیتے دیتے رہ گئی۔"یہ کیا کہہ کے گئی ہے؟؟کون سی گرل فرینڈز؟؟"

اسکی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

"ایسے ہی کہہ رہی ہے پاگل۔۔۔" وہ بے پرواہی سے بولا۔

"پاگل۔۔؟؟" حیاء سیڑھیاں چڑھتے چڑھتے رک گئی اور مڑتے ہوئے کھاجانے والی نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔ "میں ہوں پاگل؟؟؟ آپی چیک کریں اس کا والٹ اور اس پر لگی تصویر!" وہ دور سے اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی۔

"آپی۔۔۔پاگل ہے یہ۔۔پاگلوں کی ڈاکٹر۔۔" وہ طنزومزاح کرتے ہوئے بات کو ٹالنے لگا۔

"ٹھہر جاؤ تم ذرا۔۔۔۔" وہ فوراً سے سیڑھیاں اترتے ہوئے اس پر آ جھپٹی۔

"آپی۔۔بچاؤ۔۔۔!آپی۔۔۔" وہ اس کے ہاتھ سے والٹ چھیننے لگی جبکہ شاہ میر زور زور سے چلانے لگا۔ ثناء دونوں کے مابین مفاہمت پیدا کرنے میں ناکام رہی۔اسی اثناء میں حسن صاحب گھر کے مرکزی دروازے سے داخل ہوئے تو دونوں کی لڑائی ختم ہوئی۔

"چڑیل کہیں کی۔۔۔" وہ اپنی جان بچاتے ہوئے تیزی سے اٹھا اور وہاں سے چلا گیا جبکہ حیاء تھکن سے سانس بحال کرتے ہوئے غصہ سے اسے گھورنے لگی۔

"یہ تایا جان کا لحاظ کر لیا ہے میں نے۔۔ورنہ بتاتی تمہیں۔۔۔"

"کب بڑے ہو گے تم دونوں؟" وہ ہنستے ہوئے بولے۔

"میں تو بڑی ہو گئی ہوں۔۔یہ ہی بڑا نہیں ہو رہا موٹا کہیں کا۔۔۔نہ تو یہ اسمارٹ ہو گا۔۔اور نہ ہی بڑا۔۔" وہ کھسیانی ہنسی ہنسنے لگی۔اسکی بات پہ تقریباً سبھی نے اکتفا کیا۔

ثناء اور حسن صاحب کو اسکی حمایت کرتا دیکھ کر وہ بچوں کی طرح منہ بنا کر بیٹھ گیا۔

"لیجیئے۔۔کہہ رہی تھی نا؟ دیکھیئے اب بچوں کی طرح رونا شروع کر دے گا۔۔" وہ قہقہہ لگا کر ہنسی تو حسن صاحب بھی کھکھلا کر ہنسے۔

"پاپا۔۔۔اب آپ بھی اسکے ساتھ ہنس رہے ہیں۔۔ڈانٹیئے نا اسے بھی۔۔"

اب کے وہ تینوں اور کھلکھلا کر ہنسے، جس سے وہ بچوں کی طرح سر کھجاتے ہوئے ناخن کاٹتے رہ گیا۔

****

"کیسی لگ رہی ہے یہ تصویر؟؟"وہ مسکراتے ہوئے دھیمے انداز میں بولا۔

"دیکھتا ہوں بعد میں۔۔" ڈرائیو کرتے ہوئے اسکی نظر سامنے کشادہ راستے پہ تھی۔

"یار دیکھو تو۔۔۔"اس نے موبائل میں کھلی تصویر اسکے سامنے کی۔

"اوہ۔۔۔ہو۔۔۔دکھاؤ کیا ہے آخر؟؟"زچ ہو کر اس نے اسکے ہاتھ سے موبائل لیا۔

اسکی اور اپنی تصویر کو موبائل پر دیکھتے ہوئے وہ چونکا۔اس نے یک دم گاڑی کی بریک پر پاؤں رکھتے ہوئے شکیل کی طرف معنی خیز نظروں سے دیکھا۔"کیا ہے یہ سب؟؟؟"وہ غصہ سے اس پہ گرجا تھا۔

"تصویر ہے اور کیا ہونا ہے؟اتنا غصہ کس بات پر ہے تمھیں؟؟"اسکا شدید ردِ عمل دیکھ کر وہ جزبز ہو کر رہ گیا۔

"محبت کرتے ہو؟تو ساتھ دیکھ کیوں نہیں سکتے؟؟"

"حد ہوتی ہے شکیل۔۔۔"

"یار۔۔۔"وہ دھیما لہجہ اختیار کرتے ہوئے بولا۔"مجھے تو لگا تھا کہ تمھیں اچھی لگے گی۔۔"جبکہ ارمان اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھتے ہوئے گاڑی کو دوبارہ ڈرائیو کرنے لگا۔

کیوں درد اس کو ذرا نہیں ہوتا؟؟

محبت میں تو ایسا نہیں ہوتا۔۔۔!

برتھ ڈے کے فنکشن میں شکیل نے دونوں کی تصویر لی تھی بس وہ اسے وہی دکھا رہا تھا دونوں ایک دوسرے سے فاصلہ پر کھڑے تھے مگر شکیل نے تصویر ہی ایسے لی کہ دونوں اکٹھے کھڑے نظر آرہے تھے۔بلیک کلر کے میچنگ ڈریس نے ان دونوں کی جوڑی کو مزید چار چاند لگا دیئے تھے ایسا لگتا تھا جیسے دونوں ایک دوسرے کے لیئے ہی بنے ہیں۔

"ناراض تو نہ ہو یار۔۔۔۔"وہ اسے منانے کی کوشش کرتے ہوئے بولا۔

"ڈیلیٹ کرواسے ابھی کے ابھی۔۔۔" وہ نصیحت آمیز لہجے میں بولا۔

"مگر کیوں ؟؟" وہ زچ ہوا۔ "دیکھونا کتنے اچھے لگ رہے ہو تم دونوں۔۔" اسکی بات میں دَم تھا۔

"شکیل! پلیز۔۔۔" وہ التجائیہ بولا۔ "میں نہیں چاہتا اس پر کوئی حرف آئے۔۔ یہ ٹھیک نہیں ہے پلیز ۔۔۔" وہ اسے سمجھتے ہوئے بولا۔

"واہ۔۔!" وہ حیرت سے بولا۔ "ابھی سے اتنی پرواہ۔۔۔" وہ ہنسا۔ "تو پھر کیوں نہیں کر دیتے اس سے اظہار محبت ؟؟" وہ اسے صلاح دیتے ہوئے بولا جبکہ ارمان اسکی بات کو سوچتے ہوئے گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے اک عجیب سی دنیا میں محو ہو گیا۔

"کچھ کہہ رہا ہوں میں ؟؟؟" وہ اسکی طرف سے جواب نہ پاکر ذرا اونچی آواز میں بولا جس پہ ارمان نے صرف اسے ایک نظر دیکھا جیسے اسے کہہ رہا ہو کہ "چپ کر جاؤ۔"

غالباً وہ اسی کو سوچ رہا تھا۔۔ اور اسے سوچتے ہوئے کوئی مخل ہو۔۔ یہ اسے قابلِ قبول نہیں تھا۔ اس نے میوزک پلیئر کو آن کیا۔ اور اسکی آواز بڑھادی تاکہ شکیل کی باتیں اس تک نہ آسکیں۔

کبھی جو آؤ ملنے مجھ سے تم۔۔
میرا سکون ساتھ لے آنا۔۔
سنا ہے محبت کا شہر ہو تم۔۔
تو بس! محبت کا میم لے آنا۔
کبھی جو آؤ ملنے مجھ سے تم۔۔
میرا سکون ساتھ لے آنا۔۔

****

"ویسے مسکان! ارمان سر اور تمہاری جوڑی کمال لگ رہی تھی۔" انشراح گاڑی کی بیک سیٹ پر بیٹھی اس سے ہنستے ہوئے باتیں کر رہی تھی۔ وہ اسکے برابر میں بیٹھی گاڑی کے باہر آنے جانے والے مناظر کو

بغور دیکھ رہی تھی۔

"جوڑی؟؟"اسکی بات سنتے ہوئے وہ چونکی۔حجاب لیے ہوئے،سیاہ لباس میں ملبوس اس کا چہرہ کافی چمک رہا تھا مگر انشراح کی بات سن کر اس کے دماغ کی بتیاں روشن ہو گئی تھیں۔اسکے رخساروں پہ لگا ہلکا گلابی بلش آن،لال رنگ میں تبدیل ہو چکا تھا۔

"ہاں۔۔۔"وہ مسکرائی۔

"پارٹی میں سبھی کی توجہ کا مرکز آپ دونوں ہی بنے ہوئے تھے۔۔حتیٰ کہ ارمان سر بھی کن آکھیوں سے تمہیں دیکھ رہے تھے۔۔لیکن تم نے ان سے بات تو دور،ان کی طرف دیکھا تک نہیں۔۔"اس کی بات پہ اس نے اسے نیم انداز میں اسے مسکرا کر دیکھا۔

ڈرائیور نے دونوں کو فرنٹ مرر سے دیکھا تو اس نے اسے کہنی مار کر چپ کروایا۔" بدتمیز! چپ رہو پاگل۔۔"

"پاگل تو تم ہونے والی ہو۔۔"انشراح ذرا شرارت سے بولی لیکن اس کی بات کا مطلب صاف اور واضح تھا۔

"کیا مطلب؟؟؟"

"مطلب سمجھ جاؤناں جاناں!!" وہ اندر ہی اندر گدگدائی جس پہ مسکان نے اسے قدرے خفگی سے دیکھا۔

******

"ارمان سر بھی کن آکھیوں سے تمہیں دیکھ رہے تھے۔۔لیکن تم نے ان سے بات تو دور،ان کی طرف دیکھا تک نہیں۔"اسکے کہے یہ الفاظ کافی دیر تک اسکے دماغ میں گھومتے رہے۔

"لفظوں کی چوٹ سے اکثر دل شکستہ ہو جاتا ہے مگر امید اور انتظار ہی دو ایسے پھول ہیں جو ناممکن کو بھی ممکن بنا دیتے ہیں۔آج بہت خوش ہوں میں بہت زیادہ خوش!" اس نے ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے خود سے سرگوشی کی۔

"کامیابی اتنی مل جائے گی سوچا نہیں تھا لیکن! کاش! وہ بھی مل جائے جو میری سوچ کا محور ہے، مگر۔۔ مگر اس کی سوچ اور عمل میں مجھ سے بھی کہیں زیادہ تضاد ہے اور سب سے اہم بات۔۔میں دل میں چھپی سچی محبت کو یوں سرِعام ڈرامے کا نام نہیں دے سکتی۔"

وہ گھپ اندھیرے میں ٹیبل لیمپ روشن کیے اس کو سوچتے ہوئے ڈائری پر سب تحریر کر رہی تھی۔

"انشراح کو کیسے کہتی کہ میری آنکھوں میں بسے ہوئے ہی وہ ہیں؟ انہیں کیا دیکھوں؟ جب میری آنکھوں میں ہی وہ ہیں۔"

اسے اپنا دل، اسے سوچتے ہوئے کسی بچے کی طرح اپنے ہاتھوں سے نکلتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔وہ ایک الگ ہی دنیا میں محو ہو گئی تھی۔

****

"تھک گئی آج تو! "انشراح تھکن کا اظہار کرتے ہوئے بولی۔

"ہاں میں بھی۔۔۔"مسکان بولی۔

"اچھا بھلا آفس میں بیٹھ کر کام کرنا پڑتا تھا مسکان یار! مگر تمھاری مہربانیاں۔"اس نے گلہ کیا۔

"کیا مطلب؟؟"وہ چلتے چلتے رُکی۔۔"میری وجہ سے؟؟"وہ چونکی۔

"ہاں تو اور۔۔۔کس نے کہا تھا سخی بننے کا۔۔خود تو پھنسی ہی پھنسی مجھے بھی الجھا دیا۔۔"اس نے بیگ میں سے موبائل نکالا اور فون ملانے لگی۔

"انشراح؟؟"وہ افسردہ ہوتے ہوئے بولی۔"دیکھو آج ہم نے کام نہیں کیا وہاں، بلکہ گائیڈ کرتے کرتے تھک گئے۔ورکرز کے حوصلے کی تو داد دینی چاہیے نا! "وہ اسے سمجھاتے ہوئے دوبارہ چلنے لگی۔

وہ اسکے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے بولی۔"ہاں۔۔۔داد تو دینی چاہیے! مگر عادی ہیں یہ سب۔۔"

"ہاں۔۔۔ٹھیک کہا۔۔۔"وہ دھیما سا مسکرائی۔

"عادت بدلی نہیں جاسکتی اور نہ ہی عادت پختہ ہوتے تھکن ہوتی ہے بس۔۔عادی لوگ اسی لئے تو زندگی

کو جیتے ہیں کیونکہ وہ اپنے کام سے محبت کرتے ہیں۔۔نا کہ بڑے لوگوں کی طرح زندگی گزار کے۔بڑے لوگوں کی زندگی میں صرف مادہ پرستی ہی اہم ہوتی ہے۔"وہ نہایت سنجیدگی سے بولی۔

"بڑی مشکل باتیں کرتی ہو تم یار۔۔۔اور گہری بھی۔۔"

دونوں چلتے چلتے کینٹین تک آئیں۔

"کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو بلا جھجک کہہ دیجیے گا۔۔۔"شکیل پاس سے گزرا تو ان دونوں کو کینٹین میں بیٹھے چائے پیتا دیکھ کر بولا۔

"جی کہہ دیں گے۔۔۔"انشراح نے لاپرواہی سے جواب دیا۔

"خیریت؟؟اتنی روکھی سی گفتگو؟"وہ اس پر گہری نظر ڈالتے ہوئے پاس پڑی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"سوری! شکیل بھائی۔۔"مسکان ایک نظر اس پر ڈالتے ہوئے بولی۔"اصل میں اسکی طبیعت ذرا ٹھیک نہیں۔۔"وہ دھیما سا مسکراتے ہوئے بولی۔

"اممم۔۔یہ کیسی طبیعت ہے جو مجھے دیکھ کر ہی خراب ہوتی ہے۔۔اینی وے۔۔کیا ہوا مس انشراح؟؟" وہ فکرمندی سے پوچھنے لگا۔

"کچھ نہیں۔۔۔۔"وہ منہ بسورتے ہوئے بولی۔"اب آپ جائیں گے یہاں سے؟؟"اس نے اسے وہاں سے جانے کا اشارہ کیا۔

"انشراح۔۔۔"مسکان اسے گھورنے لگی۔"شکیل بھائی۔۔آپ بھی لیجیے نا۔۔۔"وہ بسکٹ اور چائے کا کپ آگے کرتی ہوئی دھیما سا مسکرائی۔

"نہیں۔۔۔شکریہ بہت بہت۔۔"اس نے ایک نظر انشراح پر ڈالی اور مسکرا کر وہاں سے یہ کہتے ہوئے چل دیا۔"میں اتنا بھی برا نہیں ہوں ویسے۔۔"

یہ کیا کیا تم نے یار؟؟"وہ خفگی سے بولی۔

"کیا؟؟"وہ حیرانگی سے پوچھنے لگی جیسے جانتی ہی نہ ہو۔

"انشراح! برائی ہی کیا ہے اگر وہ دو منٹ یہاں بیٹھ گیا؟؟"اس نے تاسف سے پوچھا۔

"برائی ہے اس میں۔۔۔" وہ تفہیمی انداز میں بولی۔
"مطلب؟؟" اس نے معنی خیز نظروں سے اسکی طرف دیکھا۔
"دیکھو مسکان۔۔ضروری نہیں تم اسے بھائی کہتی ہو تو وہ بھی تمہیں بہن ہی سمجھتا ہو۔" وہ تفصیلاً کہنے لگی
۔
"میں سمجھی نہیں۔مجھے نہیں لگتا کہ۔۔۔" وہ بات مکمل کرتے کرتے رکی۔
"تمہیں نہیں لگتا۔۔" وہ تضحیکی انداز میں مسکرائی۔"کیا فرق پڑتا ہے اس سے۔۔ایک نمبر کا فلرٹی انسان ہے یہ۔ٹھیک ہے آفس سے متعلق کام میں بات کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔مگر یوں بے تکلفی! " وہ باقی بات اسے نظروں ہی نظروں میں سمجھا چکی تھی جس پہ مسکان نے مزید اس سے کوئی تکرار نہ کی۔

****

"آپی۔۔۔! " گڑیا اسے ڈھونڈتے ڈھونڈتے چھت پر آ پہنچی۔"پتہ تھا مجھے۔۔۔یہیں ہوں گی آپ ۔۔۔" وہ مسکرائی۔
"ہاں۔۔۔تو اور کہاں ہو سکتی ہوں بھلا؟؟" وہ کبوتروں کے پنجرے میں پانی کا پیالہ رکھتے ہوئے اسکی طرف دیکھ کر مسکرائی۔
"چھوڑیں ان کی جان اب۔۔چلئے بازار چلتے ہیں۔۔۔" اس نے اسکا ہاتھ پکڑ کر کہا۔
"گڑیا! رکو تو۔۔" اس نے پلیٹ میں باجرہ ڈالا۔"ہاں بولو اب۔۔۔" وہ کام سے فارغ ہوتے ہی اس کی جانب متوجہ ہوئی۔
"کیا چاہیے تمھیں؟؟" وہ مسکراتے ہوئے بولی۔
"آپی۔۔۔کالج میں فنکشن ہے۔۔اور میرے پاس کوئی نیا سوٹ نہیں۔۔" وہ افسردہ ہوتے ہوئے بولی۔

"بس اتنی سی بات ہے۔۔۔" وہ پیار سے اس کا گال تھپتھپانے لگی۔ "چلو چلتے ہیں۔۔" وہ مسکراتے ہوئے اس کے ساتھ سیڑھیوں سے نیچے اترنے لگی۔

"پہاڑن لڑکی کا کردار ہے میرا ٹیبلو میں۔۔۔" وہ شوخ و چنچل انداز سے بولی۔

"واہ! بہت ہی پیاری لگو گی تم تو۔۔۔"

"ہاں لگوں گی تو پیاری۔۔ لیکن یہ ماتھے پر بکھرے بالوں کا کچھ کرنا پڑے گا۔۔۔" اس نے اپنے ماتھے پہ بکھرے بالوں کو پیچھے کیا مگر وہ پھر سے اسکے ماتھے پہ بکھر رہے تھے۔

"تو امی کی بات مان لیتی نا۔۔ انہوں نے منع تو کیا تھا تمہیں ایسا کرنے سے۔۔۔" وہ اسکے بالوں کو کانوں کے پیچھے کرتے ہوئے مسکرائی۔

"کیا آپ بھی۔۔" وہ اداسی سے منہ بنا کر بولی۔

اسکا معصومانہ اداس چہرہ دیکھ کر اسے اس پہ پیار سا آگیا۔ "بے فکر رہو۔۔ کرتے ہیں۔۔ کچھ نہ کچھ۔۔ بس تم اداس نہ ہوا کرو۔۔" اس نے پیار سے اسکے گال تھپتھپائے۔

****

"میرے سپنوں کی رانی کب آئے گی تو۔۔ آئی رُت مستانی کب آئے گی تو۔۔" شکیل اسے گہری سوچ میں گاڑی ڈرائیو کرتے دیکھ کر شرارتی انداز میں مسکراتے ہوئے گانا گانے لگا۔

"میوزک ہی آن کر دو کم از کم۔۔۔" اس نے اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورا۔

"ارمان ویسے کیا دن تھے نا۔۔ بہت ناز تھا تمھیں خود پر۔۔ اور آج دیکھو۔۔" وہ شرارتی لہجے میں بولتے بولتے رکا۔

"کیا آج۔۔۔؟؟" وہ اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"تمھاری حالت۔۔" وہ مسکرایا۔

"کیا ہوا میری حالت کو؟؟ ٹھیک ہوں میں۔۔۔" وہ خود کو نارمل کرتے ہوئے بولا۔

"لگتا نہیں۔۔۔" وہ اپنے کندھوں کو اچکا کر بولا۔ "ایک بات تو بتاؤ مجھے۔۔" وہ اجازت طلب کرتے

ہوئے بولا۔

"ہاں۔۔! کیا؟؟"گاڑی کو سگنل پر روکتے ہوئے وہ اس کی طرف دیکھ کر بولا۔

"کیا تم واقعی سیر ئیس ہو اس محبت کے معاملے میں ؟؟"وہ شرارتی انداز میں بولا مگر پھر سنجیدہ ہو کر بولا۔

"میرا مطلب ہے اگر یہ مذاق ہے تو پلیز۔۔۔وہ شاید یہ مذاق برداشت نہ کر پائے۔۔"

"شکیل۔۔"وہ حیران ہوا۔"یا تو تم مجھے جانتے نہیں یا میری فیلینگز کا تمہیں احساس نہیں۔۔کیسے دوست ہو تم؟؟؟" وہ بے بس ہوتے ہوئے بولا اور دوبارہ گاڑی ڈرائیو کرنے لگا۔

"تو کہتے کیوں نہیں اس سے آخر؟"وہ الجھا۔

"نہیں کہہ سکتا۔۔"وہ بے بس ہوتے ہوئے بولا۔

گاڑی ریستوران کے سامنے کھڑی کرتے ہوئے وہ اس کی طرف دیکھنے لگا۔جواباً شکیل نے بیچارگی سے اسکی طرف دیکھا۔

"چلو تم بھی۔۔۔تھوڑا موڈ فریش ہو جائے گا تمہارا۔۔"

وہ گاڑی سے باہر آیا تو اس نے پیچھے مڑ کر اسے دیکھا جو ابھی بھی اسٹیئرنگ پہ ہاتھ رکھے بیٹھا ہوا اسے بغور دیکھ رہا تھا۔اس نے ملتجی نگاہوں سے اسے دیکھا تو وہ باہر آیا۔

دوسری طرف وہ گڑیا کے ساتھ مارکیٹ میں شاپنگ کرنے میں مصروف تھی۔

"آپی یہ فراک کیسی ہے؟؟"وہ سفید فراک کو ہاتھ میں لئے ہوئے اس سے پوچھ رہی تھی۔

"ہاں بہت پیاری ہے۔۔۔لے لو۔۔"

"اب پہاڑن لڑکیوں جیسی جیولری بھی چاہیے مجھے۔۔"وہ مسکراتے ہوئے ضد کرنے لگی۔

"ہاں۔۔۔کیوں نہیں؟؟؟؟ چلو۔"اس نے فراک کو پیک کروایا اور شاپنگ بیگ کو پکڑتے ہوئے بولی۔

"آپی!! "پی سی اوپر نظر پڑتے ہی وہ مسکان سے بولی۔

"ہاں بولو؟؟"وہ جیولری شاپ پر جاتے جاتے ذرا ٹھہری۔

"وہ مجھے۔۔"وہ گلہ صاف کرتے ہوئے بولی۔"میرا مطلب ہے کہ مجھے وہاں سے فرینڈ شپ کارڈز لینے

ہیں۔" وہ ہکلاتے ہوئے بولی۔

"ہاں چلو۔۔۔" وہ مسکرائی۔

"نہیں۔۔ نہیں آپ جیولری دیکھیئے۔ڈریس کے ساتھ میچ کریئے گا۔۔۔ میں بس ابھی آئی۔۔" وہ اتنا کہتے ہی فوراً وہاں سے چلی گئی مسکان کو عجیب سا لگا لیکن اس نے اگنور کرنا ہی مناسب سمجھا۔

پی سی او سے نمبر ملاتے ہی وہ جلدی جلدی بات کرنے لگی۔

"ہیلو۔۔۔کاشف۔۔۔ میں گڑیا۔۔"

"ہاں۔کہاں ہو یار! میں بہت مس کرتا ہوں تمھیں۔۔" وہ افسردگی سے بولا۔

"ہاں۔۔۔ میں بھی۔۔ کل دو بجے سمندر کے کنارے آجانا۔۔ میں وہاں آجاؤں گی۔۔ اچھا باقی باتیں کل کرتے ہیں۔۔۔" اس نے جلدی جلدی بات ختم کی اور ریسیور رکھتے ہی بولی۔

"بھائی کتنا ہوا؟؟" کال کا بل پوچھتے ہوئے وہ مسکرائی۔

"بیس روپے باجی۔۔"

وہ روپے پکڑاتے ہی فوراً مسکان کے پاس آ پہنچی۔

"لے آئی کارڈز؟؟" جیولری پسند کرتے ہوئے وہ اسے مسکراتا ہوا دیکھ کر پوچھنے لگی۔

"نہیں۔۔۔پسند نہیں آئے مجھے۔۔" وہ ناک چڑھاتے ہوئے بولی۔

"چلو۔۔۔۔کوئی بات نہیں۔۔ کہیں اور سے دیکھ لیتے ہیں۔۔" وہ مسکراتے ہوئے بولی۔ "اچھا۔۔۔بتاؤ کیسی ہے یہ جیولری؟؟ بہت اچھی لگے گی تم پر۔۔" اس نے ماتھا پٹی کو اپنے دونوں ہاتھوں میں لیا اور اسے دکھانے لگی۔

"ہاں۔۔۔بہت اچھی ہے۔۔" وہ مسکراتے ہوئے بولی۔

ریستوران میں وہ تینوں بیٹھے قدرے فرصت سے گپے لگانے میں مصروف تھے۔ ارمان کچھ کِھچا کِھچا سا لگ رہا تھا۔

"آج کچھ ٹھیک نہیں لگ رہے بھائی۔کچھ ٹھیک سے کھایا بھی نہیں آپ نے۔۔" شازیہ مسکراتے ہوئے

ارمان سے بولی۔

"آپکے بھائی کے ساتھ ایک اسپیشل کیس ہے۔۔۔"وہ شرارتی انداز میں مسکراتے ہوئے شازیہ سے بولا۔

"اسپیشل کیس۔۔"وہ حیران ہوئی۔

"چھوڑیں آپ اسے۔۔"وہ نارمل ہوتے ہوئے بمشکل مسکرایا۔"شکیل! مجھے لگتا ہے ہمیں چلنا چاہیئے۔۔" وہ کرسی سے اٹھا اور وہاں سے جانے لگا۔

وہ دونوں بھی اسکے ساتھ اٹھے۔

شکیل کے فون پہ بار بار بیل ہونے لگی تو اس نے اپنا فون ریسیو کیا۔"تم لوگ چلو۔۔میں آتا ہوں۔۔ایک امپورٹنٹ کال ہے۔۔"وہ فون سنتے ہوئے کچھ دور جا کر کھڑا ہو گیا۔

"ارمان بھائی! یہ شکیل کیا کہہ رہے تھے۔"دونوں ریستوران سے باہر آ رہے تھے۔ تبھی شازیہ نے بات کو واضح طور پر پوچھنا چاہا۔

"اوہ! کچھ نہیں۔"وہ قہقہہ لگا کر ہنسا۔"شکیل تو پاگل ہے۔"وہ مسکرایا۔

"ہاں یہ تو مجھے بھی معلوم ہے۔۔"وہ ہنستے ہوئے ارمان سے کہنے لگی۔

اس نے مارکیٹ میں موجود اچھے سے سیلون سے اسکے بال سیٹ کروائے اور ساتھ ہی ساتھ اسکی ایک دو تصویر لی۔

"اب تو خوش ہو نا!"

"ہاں۔۔۔بہت خوش ہوں۔۔"وہ گہری سانس لیتے ہوئے مسکرائی۔

ابھی وہ اس سے مسکراتے ہوئے بات کر ہی رہی تھی کہ اسکا دھیان دور کھڑے ارمان پر پڑا جو سڑک کے کنارے کھڑا شازیہ سے مسکراتے ہوئے بات کر رہا تھا۔ دیکھنے میں شازیہ اسے خود سے بھی زیادہ خوبصورت لگی، جو اپنے بالوں کو کندھوں تک پھیلائے اور کانوں میں بڑے بڑے جھمکے پہنے، بے حد

خوبصورت دِکھائی رہی تھی۔اسکے چہرے پر آئی مسکراہٹ یکدم افسردگی میں بدل گئی۔

"کیاہوامسکان آپی؟؟"

اس نے سڑک کے دوسرے کنارے پہ دیکھا،جہاں اسے ایک لڑکااور لڑکی باتیں کرتے نظر آئے۔"

کیاہوا؟کون ہے یہ؟؟"

"کوئی نہیں ہے۔۔"اس نے لاپرواہی سے جواب دیااور ٹیکسی کوروکنے لگی۔

اسکادھیان ابھی تک وہیں تھا۔

"وہاں کیادیکھ رہی ہیں؟؟"اس نے اسکی نظروں کادوبارہ تعاقب کیا،جوبار بار صرف اسی ایک کودیکھے جارہی تھیں۔

"نہیں۔۔کچھ نہیں۔۔کوئی بھی نہیں ہے۔۔"اس نے خودپہ کافی حدتک ضبط کے پہرے لگائے۔

ٹیکسی رکی تودونوں اس میں سوار ہوئیں۔

گڑیانے سرپہ دوپٹے کواچھے سے لیا،تاکہ اسکی ماں،اسکاہیئرسٹائل نہ دیکھ پائے۔

جہاں مسکان بے حد خوش تھی،اب کے اسی قدر اداس تھی۔اسکے اندر پیداہونے والی یہ تبدیلی اسے ذراعجیب لگی۔اس نے اسے بغور دیکھا۔اس سے پہلے وہ کچھ پوچھ پاتی،اسکی آنکھوں میں آئے موٹے موٹے آنسوؤں نے اسے کچھ بھی پوچھنے سے روک دیا۔

اس نے اپنے آنسوؤں کوصاف کرتے ہوئے،خودپہ ضبط کیاتاکہ گڑیاپہ اسکی کیفیت آشکارنہ ہوسکے۔لیکن وہ اس بات سے بے خبر تھی کہ وہ سب سمجھ چکی ہے۔

"کوئی توبات ہے۔۔آخر وہ تھاکون؟؟" اس نے دل میں خود سے سرگوشی کی۔

گھر آتے ہی اس نے سب سے برائے نام ہی بات کی اور کھانابھی تھوڑاساہی کھایا۔"جب دل خون کے آنسوروتاہے،تب حلق سے کچھ بھی بھلاکب اترپاتاہے؟؟" گڑیاکی نگاہیں اسکاتعاقب کررہی تھیں۔

اس نے چاہاکہ وہ اس سے کچھ پوچھے مگر تمام گھر والوں کی موجودگی کے باعث وہ خاموشی سے بیٹھی رہی۔

رات کے کھانے کے بعد اس نے برتنوں کوسمیٹااور کچن میں رکھنے کے بعد انہیں دھونے لگی۔

"مسکان آپی۔۔ آپ جائیں۔۔ میں کر لیتی ہوں۔۔" اس نے اسکے ہاتھ سے سکواچ برائٹ لیا اور اسے وہاں سے جانے کا کہا۔

"نہیں۔۔ میں کر لیتی ہوں۔۔" اس نے تکرار کی تو وہ نیم انداز میں مسکرائی۔

"ایک وقت میں ایک کام ہی کیا جاتا ہے۔۔" وہ ذو معنی انداز میں بولی۔

"کیا مطلب؟ میں سمجھی نہیں۔۔"

"کچھ نہیں۔۔۔ آپ جا کر آرام کیجیئے۔۔۔ میں چائے لاتی ہوں آپ کے لیئے۔"

"اممم۔۔۔" اس نے اسے بغور دیکھا اور وہاں سے کمرے میں چلی آئی۔

"پتہ لگانا پڑے گا۔۔ اسکا۔۔ اممم۔۔۔ آخر کون تھا وہ؟ اور کس کے ساتھ تھا؟ دونوں کو ایک ساتھ دیکھ کر آپی کا چہرہ کیوں اتر گیا؟" وہ ہونٹوں کو دانتوں تلے دبائے سوچ رہی تھی اور ساتھ ساتھ برتن دھو رہی تھی۔

"مجھے اپنے دل سے خیال نکال دینا چاہیے۔ بھلا میں کیوں سوچتی ہوں ان کے بارے میں۔۔۔ جہاں رشتہ ہی نہیں کوئی وہاں کیسی امیدیں؟؟" وہ آہ بھرتے ہوئے چاند کی روشنی میں کرسی پر بیٹھی حسبِ معمول اپنی ڈائری لکھ رہی تھی۔

کمرے کی کھڑکی سے چاند اور جگمگاتے ستارے ایک دل کش منظر پیش کر رہے تھے۔ لیکن اسکے دل کا سکون تو کہیں کھو سا گیا تھا۔

"یا اللہ۔۔۔ میری مدد فرما۔۔ کہ میں جلد ہی اسکو اسکے روپے لوٹا دوں۔ مجھ سے بالکل بھی نہیں ہو گا وہ سب۔۔" وہ لکھتے لکھتے اشک بار ہو گئی۔

"اے میرے دل بتا میں کس نگر جا بسوں؟ جہاں محبت ہو۔ اور اسکی یادیں ہوں۔ جہاں وہ تو ہو۔۔ لیکن اس کے ساتھ کوئی اور نہ ہو۔ وہ ہو۔۔ اور میں ہوں۔۔ اور یہ وقت۔۔ بس ٹھہر سا جائے کہیں۔۔ کاش!
"

گڑیا نے دروازے پہ دستک دی تو وہ ڈائری پہ لکھتے لکھتے رکی۔

"چائے تیار ہے آپی۔۔۔" اس نے چائے کی ٹرے میز پہ رکھی اور اسکے پاس آئی۔
وہ کرسی پر سے ڈائری کو بند کرتے ہوئے اٹھی اور کھڑکی کو بند کرتے ہوئے اسکی جانب متوجہ ہوئی۔
"اتنی جلدی بنالی چائے؟"
"جلدی تو نہیں بنائی۔۔آپ کو لگ رہا ہے۔۔" وہ میز کے پاس گئی اور ٹرے میں موجود چائے کا مگ اسکے ہاتھ میں تھماتے ہوئے بولی۔
گرم مگ کو پکڑے، وہ اسکے کناروں کو رگڑتے ہوئے بیڈ پہ آموجود ہوئی تو گڑیا بھی اسکے پاس آکر بیٹھی۔
"آپی! کون تھا وہ؟؟" اس نے بلاواسطہ ہی پوچھ ڈالا۔
"کون؟؟" اس نے حیرانگی سے استفسار کیا۔
"اب پلیز۔۔۔آئیں بائیں شائیں مت کیجیئے گا۔۔کون تھا وہ؟ اور اسے کسی اور لڑکی کے ساتھ دیکھ کر آپ کی آنکھیں کیوں بھر آئی تھیں۔۔" اس نے اسے تفصیلاً بتایا۔
"ارے کوئی بھی نہیں تھا۔۔۔تم بھی نا۔۔ناول وغیرہ کم پڑھا کرو۔۔" وہ لاپرواہی سے ہنستے ہوئے بولی
۔
"برائے کرم! چائے پہ رحم کھاؤ۔۔تمہارے انتظار میں ٹھنڈی ہو رہی ہے۔"
اس سے پہلے وہ کچھ اور پوچھتی اس نے اسکا دھیان اسکی چائے کی طرف کروایا جو میز پہ پڑی ٹھنڈی ہو رہی تھی۔اس نے اسے گہرے غور سے دیکھا اور چپ سادھ کر رہ گئی۔"کوئی تو تھا وہ۔۔۔خیر۔۔"
اس نے خود کلامی کی اور چائے پیتے ہوئے اسے بناء آنکھوں کو جھپکائے دیکھنے لگی۔
"اففف۔۔ہو کیا ہو گیا ہے تمہیں گڑیا؟؟" وہ قدرے چڑ کر بولی۔
"کیا اب آپکو دیکھ بھی نہیں سکتی میں؟؟ وہ روہانسی ہوئی۔
"دیکھو۔۔ضرور دیکھو۔۔۔مگر معنی خیز نگاہوں سے گھورنا بند کرو۔۔۔"
اسکی بات پہ وہ کھلکھلا کر ہنس پڑی۔اسکا چڑنا اس بات کا واضح ثبوت تھا کہ کوئی نہ کوئی بات تو ضرور ہے۔
"پتہ تو میں لگا کر ہی رہوں گی۔۔۔" اس نے دل میں خود سے تہیہ کیا اور مسکرا دی۔

اگلی صبح وہ کالج پارٹی کے لیئے بڑے ہی چاؤ سے تیار ہوئی تھی۔ کالج پارٹی کے بعد وہ اس سے ملنے مقررہ جگہ پہ آ پہنچی، جہاں وہ بے صبری سے اسکا انتظار کر رہا تھا۔

ہلکے نیلے رنگ کے فراک میں، جس پہ مختلف رنگوں کے شیشے جڑے ہوئے تھے، اسے پہنے وہ ہو بہو پہاڑن لڑکی لگ رہی تھی۔ آنکھوں میں لگا کاجل اسکے چہرے کو مزید چار چاند لگا گیا تھا۔ اس پہ پہلی نگاہ پڑتے ہی اسکے بے قرار دل کو چین سا مل گیا۔ پہاڑن لباس میں ملبوس وہ بے حد خوبصورت لگ رہی تھی۔ کاشف نے آگے بڑھ کر اسے ریسیو کیا اور بڑے چاؤ سے اسے اپنے سامنے بٹھایا۔" بہت خوبصورت لگ رہی ہو۔۔" اسکی بات پہ وہ ذرا الجائی سے مسکرائی۔

"تم بھی اچھے لگ رہے ہو۔۔"

"میں ؟؟" وہ قہقہہ لگا کر ہنسا۔

"میری حالت تو دیکھو۔۔ تمہارے مقابلے میں کہاں۔۔" اس سے پہلے وہ اپنی بات مکمل کرتا، گڑیا نے اسے ٹوکا۔

" اشش۔۔ ایسا نہیں کہتے۔۔ میری نظر سے دیکھو گے تو تمہیں۔۔ تمہاری ذات اسپیشل ہی لگے گی۔۔"

"یہ تو تمہاری محبت ہے گڑیا۔۔۔" اس کی بات پہ کاشف نے اسے محبت بھری نگاہوں سے دیکھا۔

"کچھ بھی ہو جائے کاشف۔۔ میں تم سے دور ہر گز نہیں ہو سکتی۔۔۔" وہ اسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے اپنے جذبات کا اظہار کرنے لگی۔

"ہاں! اور میں بھی۔۔" وہ مسکراتے ہوئے اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں پکڑتے ہوئے بولا۔

"ہوا کیا تھا؟؟" وہ وجہ جاننے کی کوشش کرتے ہوئے بولا۔

"اوہو۔۔۔ چھوڑو۔۔۔ وہی فضول باتیں۔۔" وہ منہ بسورتے ہوئے بولی۔"امی نے اس دن تم سے بات کرتے ہوئے سن لیا۔۔ بہت مارا مجھے۔۔۔ بہت۔۔۔۔" وہ بات کرتے کرتے اشک بار ہوئی۔" مگر میں نے بھی کہہ دیا۔۔" وہ آنسو صاف کرتے ہوئے بولی۔" مر جاؤں گی پر اسے نہیں چھوڑوں گی۔۔" وہ بڑے ناز سے بولی۔

"وہ سب تو ٹھیک ہے۔۔"وہ اسکی بات سنجیدگی سے سنتے ہوئے بولا۔"مگر۔۔۔وہ امی ہیں تمھاری۔۔۔"

"ہاں تو۔۔۔! میں بھی تو بیٹی ہونا انکی۔۔میں کوئی مسکان آپی تھوڑی ناہوں۔۔۔جو انکے اشاروں پہ ناچوں۔۔۔"وہ دوپٹہ ٹھیک کرتے ہوئے منہ پھلا کر بولی تھی۔

"اممم۔۔۔۔"وہ اس پر گہری نظر ڈالتے ہوئے مسکرایا۔"ویسے بہت پیاری لگ رہی ہو تم۔۔"وہ رومانٹنگ انداز میں کہتے ہوئے مسکرایا۔

"ہاں پتہ ہے مجھے۔۔تم پہلے بھی بتا چکے ہو۔"وہ فخریہ انداز میں مسکرائی جس پر کاشف کو بھی ہنسی آگئی۔

****

"مس مسکان۔۔"وہ فون پر بات کرتے ہوئے بولا۔

"جی سر۔۔۔"وہ سنجیدگی سے بولی۔"مجھے آر اینڈ ڈی والا فولڈر تو میل کر دیں ذرا۔۔"

"جی سر۔۔"اس نے فون رکھا اور میل بھیجی۔

تقریباً ایک ہفتے بعد دونوں کی یہ سرسری طور پہ بات ہوئی تھی۔اسی اثناء میں انشراح کی اسکے آفس دھماکے دار انٹری ہوئی۔"ایک بجنے کو ہے اور تم ہو کہ ابھی تک۔۔۔۔یار۔۔اٹھ جاؤنا۔۔۔"وہ ضد کرنے لگی۔

"ہاں۔۔۔بس۔۔۔آئی۔۔"وہ لیپ ٹاپ کو بند کرتے ہوئے اٹھی۔

"آج نہاری منگوائی ہے میں نے۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے بولی۔

"نہاری۔۔انشراح میرا ذرا دل نہیں کر رہا یار۔۔۔"وہ روکھے لہجے سے بولی۔

"کیوں ؟؟"انشراح تائیدی انداز میں بولی۔

"ایسے ہی۔۔دل نہیں۔۔"وہ بے دلی سے بولی مگر انشراح تھی کہ بار بار تکرار کیے جا رہی تھی۔

"چلو۔۔۔چلو۔۔"وہ تیزی سے بولی۔"پھر تمھیں نماز بھی پڑھنی ہو گی۔۔کہاں اتنا ٹائم ہو گا اب کھانے کے لیے۔۔"وہ اسکے روم سے باہر نکلتے ہوئے اس سے بولی۔

"کیا تم نہیں پڑھو گی نماز؟؟"وہ سوالیہ اندز میں پوچھنے لگی۔"نہیں۔۔ٹھنڈ بہت ہے۔۔۔گھر جا کر ہی

پڑھوں گی۔۔" وہ انتہائی روکھے لہجے سے ٹھنڈ کو محسوس کرتے ہوئے بولی۔

" مگر تب تک تو شام ہو چکی ہو گی۔۔ اینی وے جلدی سے لنچ کرتے ہیں پھر نماز پڑھتے ہیں دونوں۔۔ ٹھیک ہے؟؟" اس نے سوال کیا اور اسکے ساتھ اسکے روم میں داخل ہوئی، جہاں انشراح نے لنچ رکھا تھا۔

" اچھا جناب۔۔ ٹھیک ہے مسکان۔۔" وہ سر خم کرتے ہوئے مسکرائی۔" اب کھانا کھائیں؟؟"

" ہاں۔۔ بھئی۔۔ بیٹھو۔"

" اب ذرا یہ دوپٹہ ڈھیلا کر لو مسکان۔۔ کوئی نہیں ہے یہاں۔۔" اس نے پر سکون لہجے میں کہا۔

اس نے اپنا دوپٹہ ڈھیلا کیا اور اپنے کندھوں تک اچھے سے پھیلاتے ہوئے، دوسرا پلو اپنے سر پہ اوڑھ لیا۔ دونوں نے ایک ساتھ کھانا کھایا اور پھر نماز پڑھنے کے بعد دوبارہ سے اپنے اپنے کام میں مصروف ہو گئیں۔ وہ اسکے کیبن سے نکلی ہی تھی کہ اسے اپنے پاس ایک سایہ محسوس ہوا۔

" کیسی ہو مائی ڈیئر؟؟" اب کے اسکی آواز بھی اسے سنائی دی۔ وہ اس پر گہری نظر ڈالتے ہوئے شاطرانہ انداز میں بولا، جبکہ وہ اسکی بات کا کوئی بھی جواب دیے بغیر ہی وہاں سے جانے کی کوشش کرنے لگی۔

"ہیلو۔۔۔ مس مسکان۔۔" وہ پر اسرار انداز میں مسکراتے ہوئے، اسکے سامنے جا کھڑا ہوا۔" مجھے پسند نہیں یہ رویہ۔۔"

" سوری سر۔۔۔ وہ مجھے کچھ کام ہے۔۔۔ تو۔۔ بس۔۔" وہ بوکھلاتے ہوئے زبردستی ہی مسکرا پائی تھی۔

" اممم۔۔" وہ لمبی سانس بھرتے ہوئے بولا۔" اور میرے کام کا کیا بنا؟؟؟"

اسکے اتنے الفاظ سنتے ہی اسکی روح تک کانپ اٹھی۔ اسکا اندر کسی تیز دھاڑ نما آڑی سے کٹ رہا تھا۔ وہ اس کام کو کرنا ہی نہیں چاہتی تھی مگر اس کے پوچھنے کے انداز سے اسے بہت حد تک اپنے اندر احساس کمتری کا احساس ہوا۔

" کچھ پوچھ رہا ہوں میں؟؟" وہ اسے گہری سوچ میں دیکھتے ہوئے بولا۔

" جی۔۔" وہ اپنی سوچ سے یکدم آزاد ہوئی۔" سر۔۔۔ پلیز۔۔۔ میں یہ سب نہیں کر سکتی۔۔ پلیز۔۔ بس کچھ مہینے اور۔۔۔ آپکے روپے جلد ہی آپکو لوٹا دوں گی۔۔۔ پلیز۔۔" وہ التجائیہ انداز میں فریاد کرتے

ہوئے بولی۔

"تب کی تب دیکھی جائے گی۔۔۔تب تک تمھیں وہی کرنا ہو گا جو میں کہوں گا۔۔ سمجھی تم۔۔۔"وہ دھمکی دیتے ہوئے بولا اور اس پر گہری نظر ڈالتے ہوئے وہاں سے چلا گیا۔

****

"مشہور بزنس مین "ارمان حسن ولد حسن شہباز" ایک عام سی لڑکی کی محبت میں گرفتار ہو گئے ہیں مگر وہ نہیں جانتے کہ کیسے اپنے جذبات کا اظہار کریں۔۔"شکیل اسکو گہری سوچ میں مگن دیکھتے ہوئے شرارتی مگر قدرے اونچی آواز میں اعلانیہ طور پر بولا۔بلاشبہ اسکا دھیان لیپ ٹاپ پہ تھا لیکن اسکا ذہن کہیں اور ہی اٹکا ہوا تھا۔اس نے لیپ ٹاپ پر سے نگاہیں ہٹائیں۔"شکیل۔۔پاگل ہو گیا؟؟"وہ فوراً سے کرسی پر سے سیدھا ہو کر بیٹھا اور اسے منع کیا کیونکہ اسکی آواز بہت زیادہ اونچی ہو رہی تھی۔

"نہیں میں تو پاگل نہیں۔البتہ تم ضرور ہو جاؤ گے عنقریب۔۔"وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

"شکیل۔۔ایک بات تو بتاؤ ذرا۔۔تم میرے دوست ہو یا دشمن؟؟؟"وہ شکایتی انداز میں بولا۔

"دوست ہوں میرے یار۔۔مگر تم نے ہمیشہ دشمن ہی سمجھا ہے مجھے۔۔ایک مخلصانہ مشورہ مان! بتا دے اسے سب۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے رائے دینے لگا۔

"یہ مخلصانہ مشورہ ہے؟؟"وہ قہقہہ لگا کر ہنسا۔"یا بیوقوفانہ؟؟"

اس نے لیپ ٹاپ کو شٹ ڈاؤن کیا اور اپنے بیگ کے اندر رکھنے کے بعد اپنی کرسی پر سے اٹھا۔

"مرو تم!" شکیل عاجز آ کر بولا۔

"وہ دور ہو جائے گی مجھ سے یار۔۔"وہ سنجیدگی سے بولا۔

"نہیں ہو گی دور یار۔۔۔"

"ہو جائے گی۔۔۔میں جانتا ہوں نا!" وہ ہاتھ میں اپنا بیگ پکڑے آفس سے باہر آیا۔

"ایک تو تم۔۔۔ہر بات کو خود ہی سے فرض کر لیتے ہو۔۔"

وہ بھی اسکے ساتھ ساتھ باہر آیا۔

"تم نہیں سمجھو گے شکیل۔۔بہتر یہی ہے کہ اس بات کو ادھر ہی ختم کر دو۔۔"

دونوں گیراج تک آئے۔

"تو کیا تھا وہ سب؟ڈرامہ کر رہے تھے تم؟؟" اسکا جی چاہا کہ ایک گھونسا اسکے منہ پہ مارے تا کہ اسکی اداکاری باہر نکلے۔

اسکی بات سن کر وہ گاڑی میں بیٹھتا بیٹھتا رُکا۔"ڈرامہ؟؟؟"وہ چونکا۔

"ہاں۔۔۔تو اور۔۔۔"وہ گاڑی کے اندر بیٹھتے ہوئے بولا۔

"اترو گاڑی سے۔۔۔"وہ غصہ سے بولا۔

وہ فوراً سے گاڑی سے باہر آیا۔

"ارمان۔۔۔"وہ معنی خیز نظروں سے اسکا تعاقب کرتے ہوئے بولا۔

"ارمان۔۔۔میرے کہنے کا وہ مطلب نہیں تھا۔۔تم خوامخواہ غصہ کر رہے ہو۔۔"وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولا۔

"میں غصہ کر رہا ہوں؟؟مجھے تو خود پہ حیرانی ہو رہی ہے کہ میں ایسا کیوں ہو گیا ہوں!جہاں دیکھتا ہوں صرف وہی نظر آتی ہے اسکی آواز اسکی باتیں۔۔۔اور تم ہو کہ۔۔کیسے تم نے اس سب کو ڈرامے کا نام دے دیا؟"وہ زچ ہو کر بولا جبکہ شکیل اسکی حالت کو قدرے غور سے سمجھتے ہوئے اپنے الفاظ پر بارہا شرمندہ ہوا۔

وہ گاڑی میں بیٹھا تو شکیل بھی اسکے ساتھ آموجود ہوا۔

"ڈرامہ نہیں ہے یہ شکیل۔۔۔پلیز۔۔۔"وہ قدرے گہرے دکھ سے بولا۔اسکا حال ایسا تھا جیسے خود کے ساتھ کوئی جنگ لڑ رہا ہو۔

"سوری۔۔۔"وہ شرمندہ ہوا۔"پھر کیوں نہیں تم اسے کہہ دیتے؟؟"وہ پھر سے اپنی بات دہرانے لگا جس پر ارمان دھیما سا مسکرایا اور دل ہی دل میں خود سے سرگوشی کی کہ" یہ باز نہیں آنے والا"۔

"کہوں گا۔۔۔"ارمان نے اثبات میں گردن ہلائی۔

اس نے گاڑی اسٹارٹ کی اور گیئر لگاتے ہوئے گاڑی کو ڈرائیو کیا اور گیراج سے روڈ تک لے آیا۔

"مگر ابھی میں اسے اپنی آنکھوں کے رستے دل میں بسانا چاہتا ہوں۔۔۔اسکی آنکھوں میں اپنے لیے محبت دیکھنا چاہتا ہوں۔۔جب تک مجھے اور اسے عشق سے عشق نہ ہو جائے تب تک میں یہ مرض محبت دل میں ہی رکھنا چاہتا ہوں۔۔"وہ انتہائی عقیدت سے بولا جس پر شکیل مسکراتے ہوئے رشک کرنے لگا

۔

"تم کہتے تھے نا شکیل کہ تمہیں محبت ہو گی تو پوچھوں گا۔۔" وہ ہنسا۔"بلکہ تم تو میرا حال ہی دیکھ لو۔۔"وہ اس بات پہ بے اختیار خود ہی ہنس دیا کہ اسکی آنکھیں بھر آئیں، جس پہ شکیل نیم سا مسکرا دیا۔

"جس دن اسے اوور ٹائم کیلیئے روکا۔۔اس دن سے لے کر آج تک اس نے کبھی مجھ سے بات نہیں کی۔۔اگر کی بھی ہے تو محض کام کیلیئے۔۔وہ بھی برائے نام۔۔۔میں ترس گیا ہوں اسکی ایک مسکراہٹ کے لئیے ۔۔اسکی آواز کے لیئے۔۔میں نہیں جانتا یہ سب کیسے اور کیوں ہوا؟؟میں تو بس اتنا جانتا ہوں کہ میں اپنا دل ہار بیٹھا ہوں۔۔اور شکیل! میرے اس ہارے ہوئے دل کو اسکا دل جیتے بناء کبھی قرار نہیں آئے گا۔۔ارمان کا دل ہی نہیں۔بلکہ ارمانِ دل ہے وہ۔۔"نفیس سوٹ بوٹ پہنے وہ کسی مجنوں کی طرح محبت کا اظہار کر رہا تھا۔

آج وہ اپنے دل میں چھپے سارے جذبات شکیل کے سامنے کھول کر بیان کر رہا تھا اور شکیل اسکے ہر لفظ کو پوری توجہ سے سنتے ہوئے رشک کرنے لگا۔

"محبت ہو تو ایسی۔کسی سے کچھ بھی پانے کی امید کے بناء ہی اپنی زندگی کو اسکے نام کر دینا واقعی محبت ہے ۔۔محبت واقعی پانے کا نام نہیں۔۔اپنی زندگی کو اسکے نام لگا دینا ہی محبت ہے۔۔محبت کرنا کوئی سیکھے تو تم سے سیکھے ارمان۔۔"شکیل نے مسکراتے ہوئے خود سے سرگوشی کی۔

****

"کیا کر رہی ہو بیٹی۔۔۔"باباجان دروازہ کھٹکھٹاتے ہوئے کمرے میں داخل ہوئے۔

"کچھ نہیں بس ذرا آفس کا کام تھا۔۔۔" وہ مسکراتے ہوئے بولی۔

"آیئے نا۔۔۔" اس نے جلدی سے لیپ ٹاپ بند کیا۔

"سوگئی ہے یہ۔۔۔" وہ گڑیا پر نظر ڈالتے ہوئے بولے۔

"جی۔۔!" وہ مسکرائی۔ "بیٹھیئے نا!" وہ مسکراتے ہوئے بولی تو وہ اسکے پاس بیٹھ گئے۔

"کمرے کی لائٹ آن دیکھی تو آگیا۔۔" وہ مسکراتے ہوئے بولے۔

"جی۔۔۔بس کچھ کام تھا صبح پریذنٹیشن ہے ناں۔۔اس لیے۔۔" وہ مسکرائی۔

"اپنی صحت پہ بھی دھیان دو۔۔۔دیکھو کتنی کمزور ہوگئی ہو کام کر کر کے۔۔" وہ فکر مندی سے بولے۔

"کوئی نہیں ہوئی میں کمزور۔۔۔آپکو تو ہمیشہ ہی لگتا ہے۔۔۔" وہ گلہ صاف کرتے ہوئے بولی۔ "اب آپکا دل ہے میں پھوپھو جان صفیہ جیسی ہو جاؤں۔۔۔" وہ شرارتی انداز میں بولی جس پر عابد صاحب بھی ہنس دیے۔

"ارے وہ بھی کمزور ہے کہ۔۔۔" عابد صاحب ہنستے ہوئے بولے۔

"حد کرتے ہیں بابا جان۔۔آپ بھی نا!!" وہ قہقہہ لگا کر ہنسی۔

"خوش رہو مسکراتی رہو ہمیشہ۔۔۔" انہوں نے شفقت بھرا ہاتھ اسکے سر پر دیا اور وہاں سے چلے گئے۔

****

"آجکل آپ کچھ ٹھیک معلوم نہیں ہو رہے؟" شاہ میر اسے سیڑھوں پر چڑھتا ہوا دیکھ کر بولا۔ "بھائی ۔۔بھائی۔۔۔" وہ جواب نہ پا کر پھر سے بولا۔

"ہاں۔۔۔!!" وہ مڑا۔ "کیوں چیخ رہے ہو؟؟" وہ غصہ سے بولا۔ کیونکہ اس وقت وہ اس کی کسی قسم کی بھی فضول بات سننے کے موڈ میں نہیں تھا۔

"بھائی۔۔" وہ حیرانگی سے بولا۔ "میں نے تو آرام سے ہی پوچھا ہے۔۔"

"بولو۔۔۔کیا ہے۔۔" اس نے خود کو تھوڑا پر سکون کیا اور پھر مزید بولا۔ "سوری یار۔۔۔بہت تھک گیا ہوں۔۔۔سوری۔۔۔" وہ معذرت کرتے ہوئے بولا مگر شاہ میر اسکے اس انداز پہ بجھ سا گیا تھا۔

"اٹس اوکے۔۔وہ۔۔مجھے کچھ کام تھا آپ سے۔۔"شاہ میر سنجیدگی سے بولا۔

"ہاں۔لیپ ٹاپ کے علاوہ اگر کوئی اور کام ہے تو۔۔میرے روم میں آجاؤ۔۔"

"نہیں صبح بات کر لیں گے۔۔۔۔آپ آرام کیجیے۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے اسکے لہجے کی تبدیلی کو سمجھنے کی کوشش کرنے لگا کیونکہ ارمان کے لہجے میں ایسی بے رخی اس نے آج تک محسوس نہیں کی تھی۔

"چلو۔۔یہ تو اور اچھی بات ہے۔۔۔" اس نے اتنا کہا اور خراماں خراماں قدم بڑھاتے ہوئے سیڑھیاں چڑھنے لگا۔

وہ اپنے کمرے میں آیا۔بیگ ایک سائیڈ پہ رکھا اور اپنی ٹائی ڈھیلی کرتے ہوئے بیڈ پہ بیٹھ کر آگے کو جھک کر اپنے جوتے اتارتے ہوئے فریش ہونے کے لیئے چلا گیا۔آئینہ دیکھتا تو اس میں بھی اسکا عکس ہی پاتا۔ اسے اپنے ہی تصور پہ ہنسی آنے لگی تھی۔تولیئے کی مدد سے اپنے بالوں کو خشک کرتے ہوئے،اس نے تولیہ ایک طرف پھینکا اور اپنے بالوں پہ کنگھی کرنے لگا۔

"ہر چیز آرگنائزڈ اچھی لگتی ہے۔۔۔اٹھایئے ٹاول یہاں سے۔۔" آیئنے کے سامنے اسے اسکا عکس نظر آیا جس میں وہ اسے خوب ڈانٹ رہی تھی۔

اس نے فوراً مڑ کر پیچھے دیکھا۔لیکن وہاں کوئی موجود نہ تھا۔اب کے وہ قدرے تصرف سے مسکرایا۔اس نے بیڈ پر سے تولیہ جلدی سے اٹھایا اور اسے اپنی مقررہ جگہ پہ رکھا۔

"ارمان حسن۔۔اظہار کر دو تو تمہارے لیئے بہتر ہو گا۔۔۔" اس نے دل میں خود سے سرگوشی کی اور لجائی سے مسکرا دیا۔

****

"ویل ڈَن۔۔ویل ڈَن۔۔" سبھی اسے اسکی پریزنٹیشن کی کامیابی کی مبارکباد دیتے ہوئے اسکی محنت کو سراہ رہے تھے۔

"مان گئی بھئی تمھیں!" انشراح مسکراتے ہوئے اسکے قریب آتے ہی اسے سراہنے لگی۔"مبارک ہو بہت بہت جانیاں۔۔" جواباً وہ مسکراتے ہوئے،آنکھوں میں گہری چمک لیے اسکی طرف دیکھنے لگی۔

ساتھ ہی ساتھ وہ کن آکھیوں سے اسے دیکھ رہی تھی، جو یقیناً اسکی طرف ہی دیکھ رہا تھا۔ آخر خاموشی کو توڑتے ہوئے وہ آگے بڑھا اور بات کرنے کی کوشش کرتے ہوئے بولا۔ "ایکسکیوز می۔۔۔"

"جی۔۔" وہ ذرا کنفیوز ہوتے ہوئے بولی۔

"مس انشراح۔۔۔" شکیل نے ارمان کو مسکان کے قریب دیکھا تو مسکرا دیا مگر انشراح پر نظر پڑتے ہی اس نے اسے بلایا تاکہ ارمان مسکان سے آسانی سے بات کر سکے۔

"جی۔۔۔" انشراح اسکی جانب متوجہ ہوئی۔

"آئی نیڈ اے فیور فرام یو۔۔ وِل یو پلیز ہیلپ می۔۔۔" وہ مسکراتے ہوئے آگے بڑھ کر بولا اور اسے وہاں سے لے کر ایک سائیڈ پر جا کر کچھ ادھر ادھر کے معاملات پر بات کرنے لگا۔

اب وہاں صرف وہ دونوں ہی موجود تھے۔

ارمان کو شکیل کی اس شرارت پر ہنسی آگئی۔ دوسری طرف وہ کچھ سمجھ نہ پائی کہ یہ مسکراہٹ کس لیے ہے؟

"بہت بہت مبارک ہو آپکو۔۔۔۔" وہ اسکی مسکراہٹ کو بھانپتے ہوئے بولی۔

"آپکو بھی۔۔۔ یہ سب آپ کی ہی وجہ سے ممکن ہوا ہے۔" وہ بھی اسکو مبارکباد دیتے ہوئے مسکرایا۔ وہ نیم انداز میں مسکرائی اور وہاں سے جانے لگی۔ اس سے پہلے وہ وہاں سے جاتی، اس نے اسے پیچھے سے پکارا۔

"ایکسکیوز می۔۔۔"

"جی۔۔" اس نے مڑ کر اسے دیکھا۔

"ایم ایکسٹریملی سوری۔۔ مس مسکان۔۔" وہ شرمندہ ہوتے ہوئے بولا۔

"سوری؟؟ لیکن کس لیئے؟؟" وہ چونکی۔

"میری وجہ سے آپ کو پچھلے دنوں کافی پریشانی ہوئی۔ میں معذرت خواہ ہوں۔۔۔" وہ نظریں چراتے ہوئے شرمندہ ہو کر بولا۔

اس نے اسے گہرے غور سے دیکھا اور نیم انداز میں مسکرائی۔

"اٹس اوکے۔۔"

اس نے اتنا کہا اور وہاں سے جانے کی کی۔

"ایکسکیوزمی۔۔" وہ پھر سے بولا۔

اب کی بار اس نے مڑتے ہوئے عجیب نظروں سے اسے دیکھا۔

شکیل انشراح کو باتوں میں لگائے ہوئے دور سے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا، مگر وہاں سے ایک اور سایہ بھی ان دونوں کا تعاقب کر رہا تھا جس سے دونوں ہی بے خبر تھے۔

"پکا آپ نے مجھے معاف کر دیانا؟؟" وہ تصدیقی انداز میں بولا۔

"جی۔۔" وہ اسکے بار بار بلانے اور اسکے لہجہ کو سمجھنے کی کوشش کرنے لگی۔ "کہتے ہیں تو لکھ کر دے دوں؟" یہ اس نے اپنے دل میں کہا تھا۔

"تو پھر فرینڈز؟؟" اس نے اپنا ہاتھ اسکے آگے کرتے ہوئے اسے دوستی کی پیشکش کی۔

اس نے ارد گرد دیکھا اور پھر اس پر گہری نظر ڈالتے ہوئے دھیما سا مسکرائی۔ وہ ایک عجیب کشمکش میں مبتلا تھی۔

"لگتا ہے آپ نے مجھے معاف نہیں کیا۔۔۔" وہ افسردہ ہوتے ہوئے بولا۔

"نہیں۔۔۔ایسی بات نہیں۔۔۔" وہ نفی میں گردن ہلاتے ہوئے ذرا مسکرائی۔

"تو پھر؟؟؟؟" اس نے وجہ جاننے کی کوشش کی۔

وہ خود کو نارمل کرتے ہوئے بمشکل ہی خود کو اس سے ہاتھ ملانے کے لیے راضی کر پائی تھی۔

ایک لمحہ کے لیے اسے ایسے لگا جیسے دنیا جہاں کی ساری خوشیاں اسکے قدموں میں سمٹ آئیں ہیں۔ جو احساس اس کے دل میں اجاگر ہوا تھا شاید وہ اسے کبھی ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی۔ اس لیے اس نے فوراً سے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ سے چھڑوایا اور وہاں سے چل دی جس پر وہ بجھ سا گیا۔ اسے لگا شاید مسکان کو برا لگا لیکن پھر مطمئن ہوا کہ کم از کم وہ اسکی دوست تو بن ہی گئی ہے۔

****

"ارے واہ!تم تو میری سوچ سے بھی زیادہ ذہین نکلی۔"جواد اسکے آفس روم میں آتے ہی طنزیہ انداز میں بولا۔

اس نے پریشان کن نگاہوں سے اسکی طرف دیکھا۔

"بس۔۔۔یہ ابتداءہے اسے انتہا میں بدل ڈالو۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے شاطرانہ انداز میں بولا۔

اب کے وہ سمجھ چکی تھی کہ وہ آخر اس سے کیا کہنا چاہ رہا ہے؟"سر۔۔۔پلیز۔۔۔جائیے آپ یہاں سے ۔۔"وہ التجائیہ انداز میں بولی۔

"چلا جاؤں گا میری جان۔۔"وہ مسکرایا۔

"دیکھیئے جواد سر!میں نہیں جانتی کہ آپ ایسا کیوں چاہتے ہیں۔مگر ایک بات یاد رکھیئے گا میں انہیں کبھی نقصان نہیں پہنچاؤں گی۔۔"اس نے واضحتاً کہا۔

"اممم۔۔۔"وہ گہری نظر ڈالتے ہوئے اسے بغور دیکھنے لگا۔"میری جان! نقصان نہیں پہنچانا۔۔محبت کرنی ہے۔۔محبت۔۔نقصان تو اپنے آپ ہو تا چلا جائیگا۔"وہ میز پر ہاتھ رکھتے ہوئے ذرا سا جھک کر اسکے قریب آیا اور اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولا۔اسکی آنکھوں میں اسے اسکے لیئے نفرت واضح نظر آرہی تھی۔

"تو اس سے آپکو کیا فائدہ ہو گا؟؟"وہ سنجیدہ ہوئی۔

"دیکھو بی بی۔۔۔"وہ میز پر سے ہاتھ اٹھاتے ہوئے کھڑا ہوا۔"میں جوابدہ نہیں ہوں تمھیں کسی بات کا۔۔پیسے دے چکا ہوں تمھیں اس کام کے۔۔"وہ سخت لہجہ میں بولا۔

"اور میں بھی آپ سے کہہ چکی ہوں کہ میں آپکی ایک ایک پائی لوٹا دوں گی۔"وہ کرسی سے اٹھتے ہوئے بولی۔"مگر مجھ سے۔"وہ اسکی بات کو کاٹتے ہوئے قہقہہ لگاتے ہوئے ہنسا۔

"میں ابھی جا کر اسے بتا دیتا ہوں سب کہ تم نے مجھ سے پیسے لیے ہیں اور کس لیے وہ بھی۔۔ایسے ہزار گندے الزام لگا سکتا ہوں تم پر۔۔۔اب فیصلہ تمھارا۔۔۔"وہ دھمکی آمیز لہجے میں مسکرایا۔

"شہرت سمیٹو۔۔یا۔۔ذلت۔۔۔" وہ اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولا اور مسکراتے ہوئے وہاں سے چل دیا، اسکے جاتے ہی وہ خود سے ہی الجھ کر رہ گئی۔ اس نے بارہا خود کو کوسا کہ آخر کیوں؟ کیوں اس نے اس سے پیسے لیئے؟

"بیپ۔۔بیپ۔۔" اسی اثناء میں اسکے فون پہ بیل ہوئی۔ اس نے موبائل کی طرف نگاہ دوڑائی، جو وائبریشن پہ تھا۔

"سرمد بھائی۔۔" وہ دکھی لہجے میں بولی۔ قریب تھا کہ وہ رو دیتی۔

"مسکان۔۔" وہ اسکی آواز میں موجود لغزش کو بھانپتے ہوئے بولا۔ "تم ٹھیک تو ہو نا!"

"ہاں میں ٹھیک ہوں۔۔۔" وہ زبردستی مسکراتے ہوئے بولی۔

اس نے اپنی آنکھوں کے کناروں کو رگڑ کر صاف کیا۔

"مجھے نہیں لگ رہا۔۔" وہ پریشانی سے بولا۔ "کوئی مسئلہ تو نہیں نا ں!"

"نہیں۔۔۔بس آج امی بہت یاد آ رہی ہیں مجھے!" وہ خود کو کنٹرول کرتے ہوئے بولی۔

"اممم۔۔۔" وہ افسردہ ہوا۔ "ان کے لئے دعا کیا کرو مسکان۔۔ جانے والے واپس تو آ نہیں سکتے نا! لیکن ہم ان کی قربت کو محسوس کرنے کیلیئے، ان کے لیئے دعا تو کر سکتے ہیں نا"!

"دعا تو بہت کرتی ہوں۔۔" وہ اداسی سے بولی۔

"یہ تو بہت اچھی بات ہے۔۔ اور ویسے بھی ماں باپ دنیا سے چلے بھی جائیں، تو وہ ہمارے ساتھ ہمیشہ رہتے ہیں۔۔ انکی یادیں ہمارے دلوں میں ہمیشہ زندہ رہتی ہیں۔۔ تم ایسا کرو۔۔۔" وہ کچھ سوچتے ہوئے بولا۔ "کل کا پروگرام بناؤ آؤٹنگ کا۔۔۔ میں تم۔۔اور۔۔زویا! خوب انجوائے کریں گے۔۔۔" وہ اس کا دھیان بٹانے کی کوشش کرتے ہوئے بولا۔

"ہاں! یہ ٹھیک رہے گا۔۔۔" وہ مسکرائی۔

*****

اس نے گاڑی میں موجود میوزک پلیئر کو آن کیا۔"دل دیوانہ بے قرار ہونے لگا ہے۔۔ہلکا ہلکا سا خمار ہونے لگا ہے۔۔کہتے ہیں میرے یار۔۔مجھے پیار ہونے لگا ہے۔۔مجھے پیار ہونے لگا ہے۔۔"

اس نے اسے چھیڑنے کی غرض سے گانا بھی ایسا لگایا کہ وہ شرما کر رہ گیا۔

"ویسے بڑے چھپے رستم نکلے تم تو۔ آخر آج کہہ ہی دیا تم نے اسے۔۔۔"شکیل شرارتی انداز میں بولا۔

"کہاں یار!" وہ منہ پھلاتے ہوئے بولا۔

"وہ؟ پھر وہ سب؟ میرا مطلب اس نے تم سے ہاتھ ملایا؟ وہ سب کیا تھا؟؟"وہ الجھا مگر پھر بات کو واضح کرنے کے لیے بولا۔

"ہاں۔دوستی۔۔وہ بھی بہت مشکل سے! "وہ بات کرتے کرتے مسکرایا۔

"اوئے۔۔۔آہستہ چلاؤ۔۔"وہ یکدم چونکتے ہوئے اسے روکنے کی کوشش کرتے ہوئے بولا کیونکہ حسبِ معمول اس نے گاڑی کی رفتار تیز کر دی تھی۔

"اچھا۔۔اچھا۔۔ڈرو نہیں۔۔"وہ قہقہہ لگاتے ہوئے ہنسا۔

"بہت خوش ہو آج؟؟"شکیل نے سوال کیا۔

"ہاں۔۔بہت۔۔"اس نے لمبی سانس بھری۔

"اگر وہ بھی تمہیں ایسے ہی چاہتی ہوئی تو؟؟"شکیل اپنا خدشہ بیان کرتے کرتے رکا۔

"تو۔۔اس سے اچھی بات تو کوئی ہو نہیں سکتی۔۔"وہ خوش دلی سے بولا۔"اللہ کرے۔۔"وہ دل ہی دل میں خود سے بولا۔

"اور اگر ایسا نہ ہوا تو؟؟"

اب کے اسکے چہرے پہ آسودگی پھیل سی گئی مگر پھر وہ خود ہی مسکراتے ہوئے بولا۔"اچھا خاصا تو ہوں میں۔۔بھلا مجھے کیوں ریجیکٹ کرے گی وہ؟" اس نے اپنے سر کے بالوں کو جو اسکے ماتھے پہ ہوا کے وجہ سے بکھر رہے تھے،ان کو دائیں ہاتھ سے پیچھے کیا اور قدرے ناز سے بولا تو وہ ہنس دیا۔

"بالفرض۔۔۔"

"میں وہ بات فرض ہی کیوں کروں جو نا ممکن ہو؟ مجھے تو اسکی آنکھوں میں اپنے لیے پسندیدگی دِکھتی ہے
۔۔" وہ پورے وثوق سے بولا۔

"اوہ ہو۔۔آئیز سپیشلسٹ ہونا تم جیسے۔۔۔" وہ قہقہہ لگا کر ہنسا۔

"بس ہو جاؤ اب تم شروع۔۔۔" اسکی بات پہ وہ بھی مسکرا دیا۔

****

"گڑیا۔۔" دراز کے اندر سے یو۔ایس۔بی ڈھونڈتے ڈھونڈتے وہ وہاں پڑے کارڈز کو دیکھ کر ششدر رہ گئی۔کاشف کی طرف سے اسے فرینڈ شِپ کارڈز دیئے گئے تھے۔

"جی۔۔۔جی آپی!" وہ چائے لے کر کمرے میں آتے ہوئے بولی۔

"تم کاشف سے ملی تھی؟؟"وہ مطلب کی بات پر آتے ہو سنجیدگی سے پوچھنے لگی۔

"آپی!!"وہ بات کو بدلنے لگی۔"ہوا کیا؟؟"

"تم کاشف سے ملی تھی؟؟"وہ سنجیدہ ہو کر اپنی بات دہرانے لگی۔

"آپی۔۔۔کیا ہو گیا ہے؟؟"وہ زبردستی مسکراتے ہوئے چائے کی ٹرے ٹیبل پر رکھ کر بولی۔

"گڑیا۔۔۔"وہ غصہ سے ذرا آہستہ آواز میں بولی۔

"کیا تم کاشف سے ملی تھی؟؟"وہ پھر سے سنجیدہ ہوتے ہوئے اپنی بات دہرانے لگی۔

"آپی۔۔۔"وہ بوکھلائی۔

"ہاں یا نا؟؟"وہ غصے سے بولی۔

"ہاں۔۔۔"وہ نظریں چراتی ہوئی بولی۔

"ٹھیک۔۔"وہ گردن ہلاتے ہوئے بولی۔"جو جی میں آئے کرو۔۔"وہ اشک بار ہوئی۔

"آپی میری بات تو سنیے۔۔"اسکی آواز بھر اسی گئی۔

"کیوں سنوں میں تمھاری بات؟؟"وہ غصہ سے بولی۔"تم جانتی ہو کہ کیا ہو سکتا ہے تمھاری ان حرکتوں سے؟؟امی کو تو مجھ پہ یقین ہے ہی نہیں۔۔۔"وہ بیگ کے اندر اپنی چیزیں رکھتے ہوئے بولی۔"اور اب

تمھاری وجہ سے وہ مجھے ہی قصوروار ٹھہرائیں گی! "وہ دکھی ہوئی۔

"آپی۔۔۔"وہ رودی۔

"گڑیا۔۔۔بہت ہرٹ کیا ہے تم نے مجھے۔۔۔بہت۔۔۔"اس نے سر پہ دوپٹہ اوڑھا۔"تم اتنی بڑی ہو گئی ہو کہ اب تمہارے کسی فیصلے میں میری رائے کا کہیں شمار ہی نہیں۔"وہ دکھ سے بولتے ہوئے شیشے کے سامنے تیار ہونے لگی۔

"آپی۔۔۔آپی! "اس نے بارہا اسے پکارا مگر اس نے اسکی کسی بات کا جواب نہیں دیا۔

دوسری طرف سرمد اور زویا اسکے گھر کی جانب آرہے تھے۔

"آج دیکھنا میں اظہار کر ہی دوں گا۔۔۔"سرمد ارادہ کرتے ہوئے زویا سے بولا۔

"اچھا۔۔۔"وہ حیران ہوئی۔"چلو۔۔دیکھتے ہیں۔۔پچھلے چار سالوں سے کر نہیں پائے اور آج کیا خاک تیر مارو گے۔"وہ طنزیہ مسکرائی۔

"شٹ اپ۔۔۔"وہ گھورتے ہوئے بولا تو وہ اور مسکرائی۔

مسکان نے آنکھوں میں کاجل نہایت خوبصورتی سے لگایا مگر خفگی اسکی آنکھوں سے ابھی تک عیاں تھی۔

"آپی ناراض ہیں ابھی تک؟؟"وہ ذرا شرمندگی سے بولی۔

"نہیں۔۔۔"وہ سنجیدگی سے بولی۔"میں بھلا کیوں ہوں گی ناراض۔۔تمھاری زندگی ہے۔۔۔جیسے مرضی گزارو۔۔۔امی ٹھیک ہی کہتی ہیں کہ۔۔میں سوتیلی ہوں۔۔۔اور تم نے بھی تو۔۔۔"وہ بات کرتے کرتے رکی۔

"آپی! "گڑیا کی آنکھوں سے آنسو موتیوں کی صورت بہنے لگے تھے۔"میں ایسا نہیں سمجھتی۔۔۔پلیز آپی۔۔۔مجھے معاف کر دیں۔۔۔"اس نے معافی مانگنے کے لیئے باقاعدہ ہاتھ جوڑے۔

"گڑیا! "اسکو یوں روتا ہوا دیکھ کر اس نے پریشانی سے اسکو گلے لگایا۔

"آپی۔۔۔میں نے بہت کوشش کی۔۔۔بہت سمجھایا خود کو۔۔بہت۔۔۔مگر میں نہیں رہ سکتی اسکے بغیر ۔۔۔"وہ روتے ہوئے کہنے لگی۔

"اچھا۔۔۔چپ۔۔۔چپ۔۔"وہ اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے بولی مگر کاشف کا ذکر کرنا مناسب نہیں سمجھا کیونکہ گڑیا برابر روئے جارہی تھی اور وہ اسے مزید روتا ہوا دیکھ نہیں سکتی تھی۔"چلو ۔۔۔تم بھی تیار ہو جاؤ! "

"میں ؟؟"وہ حیران ہوئی۔

"ہاں۔۔جلدی کرو۔۔۔زویا اور سرمد بھائی آتے ہوں گے۔۔"وہ اسکا دھیان بٹانے کی کوشش کرتے ہوئے بولی کیونکہ وہ گڑیا کو یوں اداس دیکھ نہیں سکتی تھی۔

"جی۔۔ "وہ آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے پرجوش ہوئی۔ایک لمحہ کے لئے اسکے چہرے پر چھائی اداسی مسکراہٹ میں تبدیل ہو گئی۔

اس نے کپ بورڈ میں سے اپنا گاؤن نکالا اور اسٹالر سر پہ لپیٹا۔

کچھ دیر بعد ہی وہ دونوں اسکے گھر کے باہر آموجود ہوئے۔زویا نے اسکے نمبر پہ مسڈ کال کی تو وہ دونوں باہر نکلیں۔

"امی! میں بھی ساتھ چلی جاؤں۔۔۔" اسے صحن میں لگے پودوں کو پانی دیتا دیکھ کر اس نے اجازت طلب کی۔

جواباًاس نے اسے سر تا پا دیکھا۔"تیاری پکڑ ہی لی ہے تو اجازت کی کیا ضرورت ؟؟" اسکے ایک ایک لفظ طنز میں لپٹا ہوا تھا۔

اس نے مسکان کی طرف دیکھا تو اس نے اسے اشارۃً نفی میں گردن ہلاتے ہوئے کچھ بھی کہنے سے منع کیا۔

"ہاں۔۔بھئی۔۔جاؤ۔۔۔جاؤ۔۔" دادا جان نے اپنی عینک صاف کی اور اپنی آنکھوں پہ لگاتے ہوئے بولے تو دونوں نے فوراً سے وہاں سے نکلنے کی کی۔" شکر ہے۔۔دادا جان آ گئے۔۔نہیں تو۔۔امی نے تو مجھے روک ہی لینا تھا۔۔۔" گڑیا گلی میں آتے ہی بولی۔

"شکر ہے۔۔چلو۔۔اب جلدی کرو۔۔۔" دونوں تیز تیز قدم بڑھاتے ہوئے گلی کے باہر آئیں۔گلی کے

باہر کھلی سڑک پہ وہ گاڑی کھڑی کیے اس کے انتظار میں تھے۔ دونوں نے گڑیا کو دیکھا تو اسے بھی خوش آمدید کہا۔

تینوں نے مل کر خوب انجوائے کیا، باتیں کی اور ایک دوسرے کو خوب تنگ کیا۔ "مجھے آئس کریم کھانی ہے۔۔" وہ اسکے ساتھ والی سیٹ پہ بیٹھی فرمائشی انداز میں بولی۔

"پہلے بتاتی بھلا۔ زویا۔۔ اب۔۔۔" اس نے منہ بنا کر اسے دیکھا۔

"کیا اب؟؟" وہ اسکی بات کاٹتے ہوئے اشارۃً بولی۔ "جاؤ ابھی لے آؤ نا!"

"زویا۔۔۔ پہلے ٹھنڈ بہت اور اب یہ۔۔۔" وہ ہوا میں موجود خنکی کو محسوس کرتے ہوئے بولی۔

"کہاں ٹھنڈ ہے؟؟ ہلکا پھلکا سا تو موسم ہے۔۔" اس نے گاڑی کے آگے کا شیشہ اوپر کرتے ہوئے کہا۔

"ابھی تو سردی آئی ہی کہاں؟؟ ایسا کرو تم دونوں جاؤ۔۔ میں اور گڑیا یہیں رکتے ہیں۔۔" اس نے گڑیا کو بھی آنکھوں ہی آنکھوں میں اشارہ کرتے ہوئے اپنے ساتھ ملایا تو وہ بھی بولی۔

"ہاں۔۔ چاکلیٹ آئس کریم لائیے گا میرے لیئے۔۔۔"

"چلیئے۔۔ سرمد بھائی۔۔ یہ تو ماننے والی نہیں۔۔" مسکان بولی تو سرمد مسکراتا ہوا گاڑی سے اترا۔ وہ زویا کی شرارت سمجھ چکا تھا۔

"جلدی آجایئے گا۔۔" دونوں کو جاتے ہوئے دیکھ کر گڑیا نے انہیں پیچھے سے آواز لگائی۔

"آجائیں گے۔۔۔ ریلیکس۔۔" زویا اسکو باتوں میں لگانے لگی۔

"اور سناؤ کیسی جا رہی ہیں اسٹڈیز؟؟" وہ مسکراتے ہوئے پوچھنے لگی۔ جواباً گڑیا بھی اسکی بات کا جواب دینے لگی۔

"یہ زویا بھی نا!" وہ سرمد کے ساتھ جاتے ہوئے منہ پھلاتے ہوئے بولی۔

"پاگل ہے نا؟؟" اسکے ادھورے لفظوں کو اس نے مکمل کیا تھا۔

"ہاں تو اور!" وہ ٹھنڈی ہوا کو محسوس کرتے ہوئے آہستہ آہستہ چلنے لگی۔

"مسکان۔۔" وہ کچھ دیر توقف کے بعد بولا۔

"جی۔۔۔سرمد بھائی۔۔"وہ چلتے چلتے رکی۔

"مجھے کچھ کہنا ہے تم سے۔۔۔"وہ ذرا رک رک کر بولا۔

"جی۔۔۔کہئیے!"

"وہ۔۔۔اصل میں۔۔مسکان۔"وہ ذرا رک رک کر بولا۔

"جی؟؟؟"وہ سوالیہ نگاہوں سے اسکی طرف دیکھنے لگی۔

سرمد آئسکریم شاپ کی طرف بڑھا جبکہ وہ اسکے لہجہ کو سمجھنے کی کوشش کرنے لگی۔انہوں نے آئسکریم لی اور واپس کو ہو لیئے۔

"اب بات بتائیں؟"

"کون سی؟؟؟"وہ کنفیوز ہوا اور انجان بننے لگا۔

"سرمد بھائی۔"وہ چِڑی۔"یہ آپکی بھولنے والی عادت۔۔۔۔افففف۔۔ابھی کچھ دیر پہلے آپ نے کہا نا کہ کچھ کہنا ہے اور اب؟؟"وہ پریشانی سے جواب مانگتی نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔

"ہاں! وہ۔۔بہت پیاری لگ رہی ہو تم۔۔۔۔"وہ اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولا۔

"اچھا۔۔۔اور اب؟؟"اندھیری رات میں ویران سڑک پر چلتے چلتے وہ آئسکریم کو اپنی ناک پر لگاتے ہوئے شرارتی انداز میں پوچھنے لگی۔

"اب۔۔اب تو۔۔مس ورلڈ۔۔"وہ قہقہہ لگا کر ہنسا۔

"جھوٹے۔۔صاف صاف کہیئے ناں مس کارٹون لگ رہی ہوں۔۔" وہ ہنسی۔

"اب سچ کہا نہیں جاتا مجھ سے۔۔۔"وہ شرارتی نظروں سے مسکراتے ہوا بولا۔

"سرمد بھائی۔۔۔"اس نے شکایتی نظروں سے اسے دیکھا اور پھر آئسکریم پکڑ کر اس کے چہرے پر لگاتے ہوئے زور سے ہنسی۔

سنسان سڑک پر ان دونوں کے قہقہے گونج رہے تھے مگر ان دونوں کو یوں دیکھ کر کوئی بجھ سا گیا تھا۔وہ اکثر اسی جگہ پر اکیلا گھومنے آیا کرتا تھا۔اس جگہ وہ اسے اپنے پاس،بہت پاس محسوس کرتا تھا لیکن اب وہ

کسی اور کے ساتھ تھی۔ اسے کسی اور کے ساتھ دیکھ کر اس کے دل کے کئی تار ٹوٹ گئے۔۔ اسے اسکے ہاتھ کو چھونا اور اسکے قہقہے بھری آوازیں اور گجرے والا منظر سب یاد آنے لگا تھا۔ اسکا جی چاہا کہ ابھی اور اسی وقت دونوں کو روک دے اور اسی وقت مسکان سے وہ سب کہہ دے جس کا اظہار وہ چاہ کر بھی نہ کر سکا۔ لیکن وہ چاہ کر بھی ایسا نہ کر پایا۔

میرے درد کی دوا تم سے۔۔۔

میرے لبوں کی مسکان تم سے۔۔

میرا ہر ارمان تم سے وابستہ۔۔۔

میری ہر خوشی تم سے۔۔۔

******

"یہ اچھی بات نہیں یوں رات دیر تک گھر سے باہر رہو تم لوگ۔۔۔" وہ علی الصبح سیخ پا ہو کر بولی۔

"امی۔۔۔ دس بجے آ ہی تو گئے تھے۔" گڑیا بے فکری سے بولی۔

"دس بجے؟؟؟" وہ غصہ سے بولی۔ "رات کے دس بجے تک تم لوگ باہر رہو۔۔ اور بعد میں شرمندگی ذرا بھی نہیں۔۔ یہ تو ابا جی نے اجازت دے دی تو میں چپ کر گئی۔۔۔۔۔" وہ واویلا مچانے لگی۔

"امی۔۔" مسکان آگے بڑھتے ہوئے بولی۔ "اب کبھی نہیں ہو گا۔۔۔ آپ غصہ نہ کریں پلیز۔۔۔" اس نے بمشکل ہی بات کو سنبھالا۔

"دیکھو! مسکان۔۔۔۔ تم جہاں مرضی جاؤ۔۔۔" وہ بے رخی سے بولی۔ "پرواہ نہیں مجھے۔۔۔ لیکن میری بیٹی کے ساتھ کچھ الٹا سیدھا ہو جاتا تو؟؟ پہلے ہی کراچی کے حالات بہت خراب ہیں۔۔" وہ منہ بسورتے ہوئے تیوری چڑھانے لگی۔

اسکی یہ بات سن کر اسکی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں۔ وہ آنسوؤں کو پیتے ہوئے حسرت بھری نگاہوں سے ثریا کی طرف دیکھنے لگی۔

"اب یہ کھڑی میرا منہ کیا دیکھ رہی ہو؟؟ اتوار ہے تو کوئی کام کاج ہی کر لو۔۔ چارپرا ٹھے بنالو جا کے

کچن میں۔۔۔" وہ حکمیہ انداز میں بولی۔

"جی۔۔۔" وہ گڑیا کی طرف دیکھ کر بمشکل مسکرائی اور کچن میں چلی گئی۔

"امی۔۔۔کیوں کرتی ہیں آپ ایسا؟؟" گڑیا دکھ سے بولی۔

"چلو جاؤ۔۔۔یہاں سے۔۔۔زیادہ باتیں نہ بناؤ۔۔۔جا کر چائے بناؤ تم۔۔" اس نے اسے بھی جھاڑ پلا دی۔اس نے رونی صورت بنا کر اسے دیکھا۔کئی سوال اسکے دل میں ابھرے تھے، مگر ہزار سوالوں کو دل میں دبائے وہ ثریا کے پاس سے گزرتے ہوئے خود بھی کچن میں چلی گئی۔

****

"دس بجے میٹنگ کے لئے حسن سر کے آفس میں آجایئے گا۔۔۔" وہ فون پر اسے اطلاع دیتے ہوئے بولا۔

"جی۔۔۔شکیل بھائی۔۔۔بہت بہتر۔۔۔" وہ مسکراتے ہوئے فائلز کو چیک کر رہی تھی۔

"ارے۔۔۔رکو۔۔" وہ تیزی سے بولا۔

"جی۔۔" وہ مسکرائی۔

"مس انشراح کو بھی لے آیئے گا۔۔۔آپ کو تو پتہ ہے ناالرجی ہے انہیں مجھ سے۔۔۔" وہ شرارتی انداز میں بولا۔

"جی۔۔۔اچھا۔۔۔" وہ مسکرائی اور ریسیور کریڈل پہ رکھ دیا۔

اس نے انشراح کو کال ملائی اور اگلے دس منٹ بعد ہی حسن صاحب کے آفس میں آموجود ہوئیں۔

"آپکا پراجیکٹ بہت اعلی ہے۔۔اس پر عمل درآمد کے لیے آپ کی مزید توجہ چاہیئے ہوگی۔" حسن صاحب مسکراتے ہوئے اسے داد دینے لگے۔" لیبر اور مشینری کا انتظام بہت جلد ہو جائے گا۔۔انشاء اللہ۔۔اور مس انشراح۔۔۔آپ انہیں اسسٹ کریں گی۔۔۔" وہ مسکراتے ہوئے بولے۔

"جی سر۔۔" وہ مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلانے لگی۔

"باقی آپ کو ڈیٹیلز وغیرہ میل کر دی جائیں گی۔" حسن صاحب کا فون بجا۔" باقی کام آپ سمجھا دیجئے گا

۔" وہ ارمان کو اشارہ کرتے ہوئے، وہاں سے چلے گئے۔

"جی۔۔۔" وہ سنجیدگی سے سبھی کی طرف دیکھ کر بولا۔

"میں کچھ ڈیزائن لائی ہوں آپ اگر چیک کر لیتے تو۔۔" وہ بیگ کے اندر سے یو ایس بی نکال کر اسے دیتے ہوئے بولی۔

"جی۔۔۔لائیے۔۔۔" وہ یو ایس بی پکڑتے ہوئے اس کو گہری نظروں سے دیکھنے لگا۔ شکیل شرارتی نظروں سے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا مگر انشراح سنجیدگی سے ہی سبھی معاملات پر غور کرنے لگی۔

اس نے یو ایس بی لیپ ٹاپ کے ساتھ اٹیچ کی اور اس فولڈر کو کھولا جس میں ڈیزائنز تھے۔ "ڈیزائنز تو ٹھیک ہیں لیکن۔۔" وہ لیپ ٹاپ پر نظریں جمائے، اک بار پھر سے انہی مناظر کو سوچنے لگا جو اس نے کل شب دیکھے تھے۔

"لیکن۔۔۔" انشراح نے تیزی سے کہا۔

"اگر ویران سڑک پر آئسکریم کھانے کی بجائے تھوڑی اور توجہ اس پر دی جاتی تو یہ اور بہتر ہو سکتا تھا ۔۔۔" وہ طنز کرتے ہوئے بولا۔

انشراح نے ہڑبڑا کر اسے دیکھا اور پھر سوالیہ نگاہوں سے مسکان کو۔۔ وہ کیا کہنا چاہتا تھا؟ دونوں سمجھ نہیں پا رہی تھیں۔

"سر۔۔۔ میں سمجھی نہیں۔۔۔" وہ پریشانی سے بولی جبکہ شکیل اس کے اس رویے پر چونک اٹھا۔

بال پین اپنے سر پہ کھجاتا ہوا وہ رُکا اور اپنے خیالوں سے باہر نکلا۔ "کچھ نہیں۔۔" اس نے لیپ ٹاپ پر سے نظریں ہٹا کر اسے دیکھا۔ مگر اس کے الفاظ مسکان کے اندر ایک عجیب بے چینی پیدا کر گئے تھے۔ وہ اندر ہی اندر الجھ کر رہ گئی تھی۔

☆☆☆☆☆

جاری ہے۔۔۔۔۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read